

عِلْمُ النِّحْوِ

مؤلفہ

مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھا ولی رحمہ اللہ

مکتبۃ النبی
کراچی - پاکستان



طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (مختوٰۃ)

عِلْمُ النَّحْوِ

مؤلفہ

مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاؤلی رحمۃ اللہ علیہ



شعبہ نشر و اشاعت

پروگرامی محمد علی میر پاشا نیل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
کراچی پاکستان

کتاب کا نام	: عَلَّامَةُ النُّحُو
مؤلف	: مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاؤلی رحمۃ اللہ علیہ
تعداد صفحات	: ۸۰
قیمت برائے قارئین	: =/۲۵ روپے
سن اشاعت	: ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء
اشاعت جدید	: ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء
ناشر	: مکتبۃ البشرا

چودھری محمد علی چیرٹھیل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوور سیزنگلوں، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.maktaba-tul-bushra.com.pk

www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : **مکتبۃ البشرا، کراچی۔ پاکستان** +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ 7223210، +92-42-7124656

بلک لینڈ، شی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ 5557926، +92-51-5773341

دارالایخلاص، نزد قصبہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب علم النحو

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۵	کلمہ و کلام (۱) فصل نمبر	۱
۱۱	جملہ کے ذاتی و صفاتی اقسام (۲) فصل نمبر	۲
۱۳	علامات اسم، علامات فعل (۳) فصل نمبر	۳
۱۵	معرب و منی (۴) فصل نمبر	۴
۱۷	اسم غیر متمکن کے اقسام (۵) فصل نمبر	۵
۲۵	اسم منسوب (۶) فصل نمبر	۶
۲۷	اسم تصغیر (۷) فصل نمبر	۷
۲۸	معرف و مکرہ (۸) فصل نمبر	۸
۲۹	مذکر و مؤنث (۹) فصل نمبر	۹
۳۰	واحد،ثنیہ،جمع (۱۰) فصل نمبر	۱۰
۳۳	مُتصرف و غیر مُتصرف (۱۱) فصل نمبر	۱۱
۳۶	مرفوعات (۱۲) فصل نمبر	۱۲
۴۰	منصوبات (۱۳) فصل نمبر	۱۳
۴۸	مجرورات (۱۴) فصل نمبر	۱۴
۴۹	اقسام اعراب اسمائے متمکن (۱۵) فصل نمبر	۱۵
۵۲	توابع (۱۶) فصل نمبر	۱۶
۵۷	عوامل لفظی و معنوی (۱۷) فصل نمبر	۱۷
۵۸	حروف عاملہ در اسم (۱۸) فصل نمبر	۱۸
۶۱	حروف عاملہ در فعل مضارع (۱۹) فصل نمبر	۱۹
۶۴	عملی افعال (۲۰) فصل نمبر	۲۰
۶۹	اسمائے عاملہ (۲۱) فصل نمبر	۲۱
۷۲	عوامل کی دوسری قسم معنوی (۲۲) فصل نمبر	۲۲
۷۳	حروف غیر عاملہ (۲۳) فصل نمبر	۲۳

عرض ناشر

عربی زبان کے قواعد و کلیات، جو صدیوں پہلے تھے وہ آج بھی اسی طرح ہیں، ماہرین نے اسکے فہم و ادراک کے لیے بہت سے علوم وضع کیے، ان میں سے ایک علم **نحو** بھی ہے جو فہم عربی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس علم کے حصول سے ہی الفاظ اور جملوں کے اعراب کا پتہ چلتا ہے، عربی کا مشہور مقولہ آج بھی زبانِ زد عام و خاص ہے:

النحو في الكلام كالملح في الطعام.

آج تک اردو زبان میں جتنی بھی کتابیں اس موضوع پر تالیف کی گئی ہیں، ان میں **حضرت مولانا مشتاق احمد چغتائی** کی مایہ ناز تصنیف **علم النحو** ایک امتیازی مقام اور شان و شوکت رکھتی ہے۔ اور یہ آج بھی روزِ اوّل کی طرح مقبول و معروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ آج بھی تمام دینی مدارس کے طلباء، علما اور عربی دان طبقہ میں مشہور و معروف ہے۔

علم النحو برصغیر کے مختلف اور معروف طباعتی اداروں سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہے، تاہم اس بات کی شدّت سے ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے کہ اس کو جدید طباعت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے متعلمین کی سہولت کے لیے عنوانات اور ذیلی عنوانات کو رنگوں سے اجاگر کیا جائے، اسی طرح فہرست کا اضافہ اور ہر صفحہ کے بالائی حصہ پر اسی صفحہ کے عنوانات کا اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ مکتبۃ البشری نے ممتاز علمائے کرام کی زیر نگرانی انتہائی احتیاط کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور حضرت مصطفیٰ ﷺ کے درجات کو بلند فرمائے اور مکتبۃ البشری کے ساتھ جو جو حضرات جس انداز میں بھی تعاون فرماتے ہیں ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبول عام بنائے۔ آمین

مکتبۃ البشری

للطباعة والنشر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

علم نحو کی تعریف: عربی زبان میں علم نحو وہ علم ہے کہ جس میں اسم و فعل و حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

فائدہ: اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے، مثلاً: زَيْدٌ، دَارٌ، دَخَلَ، فَيَ یہ چار کلمے ہیں، اب ان چاروں کو ملا کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علم نحو سے سیکھتے ہیں۔

موضوع: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

فصل (۱)

کلمہ و کلام

جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں، پھر لفظ اگر با معنی ہے تو اس کا نام موضوع ہے اور اگر بے معنی ہے تو مہمل۔

عربی زبان میں لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفرد ۲۔ مُرَكَّب

۱۔ مفرد: اُس اکیلے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنی بتائے، اور اس کو ”کلمہ“ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جسکے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں اور اس میں تینوں

زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے: رَجُلٌ، عِلْمٌ، مِفْتَاحٌ.

اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جامد ۲۔ مصدر ۳۔ مشتق

جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی لفظ سے بنا ہوا اور نہ اُس سے اور کوئی لفظ بنتا ہو، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ۔

مصدر: وہ اسم ہے کہ جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا، مگر اس سے بہت لفظ بنتے ہیں، جیسے: نَصْرٌ، ضَرْبٌ وغیرہ۔

مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، جیسے: ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ، نَصْرٌ سے نَاصِرٌ۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ، ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

فعل کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ ماضی ۲۔ مضارع ۳۔ امر ۴۔ نہی، ان کی تعریفیں ”علم الصرف“ میں بیان ہو چکیں۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں، جیسے: مِنْ، فِي کہ جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملے گا ان سے مستقل معنی حاصل نہ ہوگا، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ مِنَ الدَّارِ، دَخَلَ عَمْرُو فِي الْمَسْجِدِ۔

حرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ عامل ۲۔ غیر عامل

۲۔ **مُرکب:** وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفید ۲۔ غیر مفید

مرکب مفید: وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو سکے، جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اِنْتُ بِالْمَاءِ (پانی لا)۔ پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی، اور دوسری بات سے یہ معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کر رہا ہے۔ مرکب مفید کو ”جملہ“ اور ”کلام“ بھی کہتے ہیں۔

جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ
جملہ خبریہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔

اور اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصہ اسم ہو اور دوسرا حصہ خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ اور زَيْدٌ عَلِيمٌ، ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے، اور ان کا پہلا حصہ مندالیہ ہے جس کو ”مبتدا“ کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مند ہے جس کو ”خبر“ کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ خبریہ کے معنوں میں ”ہے، ہوں، ہو“ آتا ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ فعل اور دوسرا حصہ فاعل ہو، جیسے: عَلِيمٌ زَيْدٌ، سَمِعَ بَكْرٌ، ان میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ ہے اور ان کا پہلا حصہ مند ہے جس کو ”فعل“ کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مندالیہ ہے جس کو ”فاعل“ کہتے ہیں۔

مندالیہ: وہ ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے، اور اس کو مبتدا اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

مند: وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں، اور اس کو خبر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے۔

اسم مند اور مندالیہ دونوں ہو سکتا ہے، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ کہ اس میں زَيْدٌ اور عَالِمٌ دونوں اسم ہیں اور عَالِمٌ کی نسبت زَيْدٌ کی طرف ہو رہی ہے، اس لیے زَيْدٌ مندالیہ اور عَالِمٌ مند ہوا۔

فعل مند ہوتا ہے، مندالیہ نہیں ہو سکتا، جیسے: زَيْدٌ عَلِيمٌ اور عَلِيمٌ زَيْدٌ، ان دونوں جملوں میں عَلِيمٌ کی نسبت زَيْدٌ کی طرف ہو رہی ہے، اس لیے عَلِيمٌ مند ہوا اور زَيْدٌ مندالیہ۔

حرف نہ مند ہوتا ہے نہ مند الیہ۔

ترکیب: جملہ اسمیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: **زَیْدٌ** مبتدا **عَالِمٌ** خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جملہ فعلیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: **عَلِمَ** فعل **زَیْدٌ** فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

الطَّعَامُ حَاضِرٌ. الْمَاءُ بَارِدٌ. الْإِنْسَانُ حَاكِمٌ. جَلَسَ زَیْدٌ.
ذَهَبَ عُمَرُو. شَرَبْتُ هِنْدٌ. أَكَلَ خَالِدٌ. نَصَرَ بَكْرٌ.

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ انشا کا معنی ہے ایک چیز کا پیدا کرنا، اور یہ جملہ بھی ایک کام کے پیدا کرنے کو بتاتا ہے، سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا، جیسے: **اِضْرِبْ** یعنی (ضرب کو پیدا کرو)۔

جملہ انشائیہ کی چند قسمیں ہیں

۱۔ امر جیسے: **اِضْرِبْ** (تم مارو)۔

۲۔ نہی جیسے: **لَا تَضْرِبْ** (تم مت مارو)۔

۳۔ استفہام جیسے: **هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ؟** (کیا زید نے مارا؟)۔

۴۔ تمنیٰ جیسے: **لَیْتُ زَیْدًا حَاضِرًا** (کاش! زید حاضر ہوتا)۔

۵۔ ترجیٰ جیسے: **لَعَلَّ عُمَرُو غَائِبٌ** (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)۔

۶۔ عقود (یعنی معاملات)، جیسے: **بَعْتُ وَاشْتَرَيْتُ** (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)۔

۱۔ واضح ہو کہ **بَعْتُ وَاشْتَرَيْتُ** اصل میں جملہ فعلیہ خبریہ ہیں، لیکن جب خرید و فروخت کے وقت بائع اور

۷۔ **ما جیے:** يَا اَللّٰهُ (اے اللہ!)۔

۸۔ **عرض:** جیے: اَلَا تَاْتِيْنِيْ فَاُعْطِيْكَ دِيْنَارًا (تم میرے پاس کیوں نہیں آتے کہ تم کو اثر فی دوں)۔

۹۔ **قسم جیے:** وَاللّٰهِ لَاْضُرُّبَنِّ زَيْدًا (اللہ کی قسم! میں زید کو ضرور ماروں گا)۔

۱۰۔ **تجب جیے:** مَا اَحْسَنَهُ (وہ کتنا حسین ہے!) اَحْسِنُ بِهِ (وہ کس قدر حسین ہے!)۔

مرکب غیر مفید: وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے کوئی فائدہ خبر یا طلب کا حاصل نہ ہو۔

اس کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ **مرکب اضافی ۲۔** **مرکب بنائی ۳۔** **مرکب منع صرف**
۱۔ مرکب اضافی: وہ ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو۔ جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں، جیسے: غُلَامٌ زَيْدٌ میں غُلَامٌ کی اضافت زَيْدٌ کی طرف ہو رہی ہے، تو غُلَامٌ مضاف اور زَيْدٌ مضاف الیہ ہوا۔

۲۔ مرکب بنائی: وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیا ہو اور ان دونوں میں کوئی نسبت اضافی یا انسادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو، جیسے: اَحَدٌ عَشَرَ سے تِسْعَةُ عَشَرَ تک کہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرَ اور تِسْعَةُ وَّعَشَرَ تھا، ”واو“

= **مشتري بعت و اشتريئت** کہیں تو خبر نہ ہوں گے، کیونکہ اس میں جج بھوت کا احتمال نہیں اس لیے اس قسم کو انشا بصورت خبر کہتے ہیں، ہاں! اگر کوئی خرید و فروخت کے وقت کے علاوہ کہے کہ بعتُ الفرس، اشتريئت الكتاب تو اس وقت جملہ خبریہ ہونگے۔

۱۔ **عرض تمنی کے قریب ہے** کیونکہ یہ درحقیقت ابھارنا اور براہیخت کرنا ہے، اور کسی شخص کو اسی چیز سے ابھارتے ہیں جس کی اُسے تمنا ہوتی ہے۔

کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر لیا ہے۔

مرکب بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتح رہتا ہے سوائے اثنا عشر کے، کہ اس کا پہلا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

س ب بک - ف وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو، جیسے: بغلک کہ ایک شہر کا نام ہے، جو بغل اور بک سے مرکب ہے۔ بغل ایک بُت کا نام ہے اور بک بانی شہر بادشاہ کا نام ہے۔

مرکب منع صرف کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا، جیسے: "غلامُ زید حاضر" میں غلامُ زید، "جاء أحد عشر رجلاً" میں أحد عشر، "إبراهيمُ ساکنُ بعلک" میں بعلک۔

ب ہر ایک کی ترکیب اس طرح ہے: غلامُ مضاف، زید مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا، حاضر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جاء فعل، أحد عشر ممیز، رجلاً تمیز، ممیز تمیز مل کر فاعل ہوا، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

إبراهيمُ مبتدا، ساکنُ مضاف، بعلک مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

قلمُ زید نفیس۔ قام أربعة عشر رجلاً۔ خالدة تاجرُ حضر موت۔

فصل (۲)

جملہ کے ذاتی و صفاتی اقسام

واضح ہو کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، یا تو وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں، جیسے: ضَرْبَ زَيْدٍ، یا تقدیراً ہوں، جیسے: اضْرِبْ کہ اُنْتُ اس میں پوشیدہ ہے لفظوں میں موجود نہیں۔ جملہ میں دو سے زیادہ بھی کلمے ہوتے ہیں مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو اسم و فعل کو اس میں سے تمیز کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ مُعْرَب ہے یا مُنْبِی، عامل ہے یا معمول۔ اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح ہے، تاکہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہو جائے اور جملہ کے صحیح معنی سمجھ میں آسکیں۔

جملہ باعتبار ذات کے چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ اسمیہ ۲۔ فعلیہ ۳۔ شرطیہ ۴۔ ظرفیہ

۱۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ.

۲۔ جیسے: قَامَ زَيْدٌ.

۳۔ جیسے: إِنْ تُكْرِمْنِي أُكْرِمَكَ.

۴۔ ظرفیہ جیسے: عِنْدِي مَالٌ.

یہ چاروں قسمیں ”اصل جملہ“ کہلاتی ہیں۔

باعتبار صفت — جملہ تین قسم کا ہوتا ہے

۱۔ مبینہ جو پہلے جملہ کو واضح کر دے، جیسے: الْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ: اسْمٌ

وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ، اس مثال میں پہلے جملہ کا مطلب صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کونسی

تین قسمیں ہیں، دوسرے جملہ نے اسکو بیان کر دیا کہ وہ تین قسمیں اسم و فعل و حرف ہیں۔

۲۔ جو پہلے حمد کی علت بیان کرے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: **لَا تُصَلُّوْا**

فِيْ هَذِهِ الْمَدِيْنَةِ حَتَّى تَسْأَلُوْا رَجُلًا مِّنْهُمْ تم روزہ نہ رکھو ان پانچ دنوں

(عیدین و ایام تشریق) میں، اس لیے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس کی علت

دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

۳۔ جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو، جیسے: **قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ**

اللَّهُ: "الْبَيَّةُ فِي الْوَضُوءِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ" اس مثال میں "رَحِمَهُ اللَّهُ" جملہ

معتراضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

۴۔ وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے، جیسے: **الْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ**

أَنْصَابٍ، اس کو "جملہ ابتدائی" بھی کہتے ہیں۔

۵۔ وہ جملہ ہے جو حال واقع ہو، جیسے: **جَاءَنِي زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ**۔

۶۔ وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے، جیسے: **جَاءَنِي زَيْدٌ وَذَهَبَ**

عَمْرُو۔

علامات فعل

- ۱۔ اس کے شروع میں ہو، جیسے: قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا)۔
- ۲۔ شروع میں ہو، جیسے: سَيَضْرِبُ (قریب ہے کہ مارے گا وہ)۔
- ۳۔ ب شروع میں ہو، جیسے: سَوْفَ يَضْرِبُ (قریب ہے کہ مارے گا وہ)۔
- ۴۔ ف جزم داخل ہو، جیسے: لَمْ يَضْرِبْ۔
- ۵۔ غمہ متصل ہو، جیسے: ضَرْبَتْ۔
- ۶۔ آخر میں تے سائن ہو، جیسے: ضَرْبَتْ۔
- ۷۔ ام ہو، جیسے: اِضْرَبْ۔
- ۸۔ نی ہو، جیسے: لَا تَضْرِبْ۔

علامت حرف

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی علامت نہ پائی جائے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔ یا ایک اسم اور ایک فعل میں، جیسے: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔ یا دو فعلوں میں، جیسے: أُرِيدُ أَنْ أَصْلَحَ۔

فصل (۴)

معرب و مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: - معرب ۲۔ مبنی

معرب وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہو۔ پس جس سبب سے یہ تبدیلی ہوتی ہے اس کو عامل کہتے ہیں، اور جو چیز آخری حرف سے بدلتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں۔

ا م ب دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ **حرق**، جیسے: ضمۃ، فتح، کسرہ۔ ۲۔ **رنی**، جیسے: ”الف، واو، یا۔“ آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں، جیسے: جاء زَيْدٌ، اس میں جاء عامل ہے اور زَيْدٌ پر ضمہ ہے، رَأَيْتُ زَيْدًا میں رَأَيْتُ عامل ہے اور زَيْدًا پر فتح ہے، اور مَسْرُوتٌ بَزِيدٌ میں ”ب“ حرف جار عامل ہے اور ”زید“ پر کسرہ ہے، پس ”زید“ معرب ہے، اور ”زید“ کا آخری حرف ”د“ محل اعراب ہے اور ضمۃ، فتح، کسرہ اعراب ہے۔

مبنی وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کا اعراب تمام حالتوں میں یکساں رہتا ہے، یعنی عامل کے بدلنے سے اس کی آخری حرکت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے: جاء هَذَا، رَأَيْتُ هَذَا، مَسْرُوتٌ بِهَذَا، ان مثالوں میں هَذَا مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے۔

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

معرب آں باشد کہ گردد بار بار

”مبنی وہ ہوتا ہے جو ایک ہی حالت میں برقرار رہے، معرب وہ ہوتا ہے جو بار

بار بدلے۔“

بنی و معرب کے اقسام

تمام اسموں میں صرف اسم غیر متمکن بنی ہے، اور افعال میں فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور فعل مضارع جس میں ”نون جمع مؤنث“ اور ”نون تائید“ کا ہو، اور تمام حروف بنی ہیں۔

اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو، ورنہ بلا ترکیب کے بنی ہوگا۔

۱۔ اس لیے کہتے ہیں کہ تمکن کے معنی ہیں جگہ دینا، اور چونکہ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے اس لیے اس کو متمکن کہتے ہیں، اور یہ مبنی الاصل کے مشابہ بھی نہیں ہوتا۔
فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ ”نون جمع مؤنث“ اور ”نون تائید“ سے خالی ہو۔
پس ان دو قسموں کے علاوہ اور معرب نہیں ہوتا یعنی ایک تو وہ اسم جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو اور ایک فعل مضارع جو ”نون جمع مؤنث“ اور ”نون تائید“ سے خالی ہو۔

۲۔ وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔

بنی الاصل تین ہیں: ۱۔ فعل ماضی ۲۔ امر حاضر معروف ۳۔ تمام حروف۔

اور یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے۔ یا تو اسم میں مبنی الاصل کے معنی پائے جائیں، جیسے: ائین میں ہمزہ استفہام کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور ہمزہ استفہام حرف مبنی الاصل ہے، اور ہیئات میں ماضی کے معنی ہیں، اور زوائد امر حاضر کے معنی میں ہے، اور ماضی و امر مبنی الاصل ہیں، یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے ایسے ہی اسم غیر متمکن میں احتیاج پائی جاتی ہے، جیسے اسمائے موصولہ و اسمائے اشارہ کہ یہ صلہ اور مشار الیہ کے محتاج ہیں، یا اسم غیر متمکن میں تین حروف سے کم ہوں، جیسے: مَنْ، ذَا، یا اس کا کوئی حصہ حرف کو شامل ہو، جیسے: أَحَدٌ عشر کہ اصل میں أَحَدٌ و عشر تھا۔

فصل (۵) اسم غیر متمکن کے اقسام

اسم غیر متمکن یا مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں:

- ۱۔ مضمرات
- ۲۔ اسمائے موصولہ
- ۳۔ اسمائے اشارہ
- ۴۔ اسمائے افعال
- ۵۔ اسمائے اصوات
- ۶۔ اسمائے ظروف
- ۷۔ اسمائے کنایات
- ۸۔ مرکب بنائی

۱۔ مضمرات کی پانچ قسمیں ہیں:

- ۱۔ مرفوع متصل
- ۲۔ مرفوع منفصل
- ۳۔ منصوب متصل
- ۴۔ منصوب منفصل
- ۵۔ مجرور متصل

غیر مرفوع متصل (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملے ہو) چودہ ہیں:

ضربْتُ	ضربْنَا	ضربتْ	ضربْتُمَا	ضربْتُمْ	ضربتْ	ضربْتُمَا
ضربْتُنْ	ضربْ	ضربَا	ضربُوا	ضربتْ	ضربْنَا	ضربْنِ

غیر مرفوع متصل (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں:

أَنَا	نَحْنُ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنْتِ	أَنْتُمَا
أَنْتُنْ	هُوَ	هُمَا	هُم	هِيَ	هُمَا	هُنَّ

تو ضمیر مرفوع علاوہ فاعل کے دوسرے مرفوعات کے لیے بھی آتی ہے، یہاں آسانی

مضمرات مضمر کی جمع ہے اور ضمیر ضمیر کہتے ہیں اور ضمیر اس سے معرف کہتے ہیں جو مخاطب، متکلم یا غائب پر

دلالت کرے۔

کے لیے صرف فاعل کا ذکر کیا گیا۔

نیاہ : باب متکلم (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں۔

ضربنی	ضربنا	ضربک	ضربکما	ضربکم	ضربک	ضربکما
ضربکن	ضربہ	ضربہما	ضربہم	ضربہا	ضربہما	ضربہن

باب ضرب فعل، اس میں ضمیر ہو کر اس کا فاعل، ”نون“ وقایہ کا، ”یا“ ضمیر متکلم مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نیاہ : باب متکلم (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں:

ایائی	ایانا	ایاک	ایاکما	ایاکم	ایاک	ایاکما
ایاکن	ایاہ	ایاہما	ایاہم	ایاہا	ایاہما	ایاہن

باب ضمیر منصوب، وہ مفعول کے دوسرے منصوبات کے لیے بھی آتی ہے، یہاں آسانی کے لیے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا۔

نیاہ : باب متکلم بھی چودہ ہیں، اور یہ دو طرح کی ہوتی ہے۔

باب تو وہ جس پر حرف جر داخل ہو، ... ن وہ جس پر مضاف داخل ہو۔

ضمیر مجرور بحرف ؟

لنی	لنا	لک	لکما	لکم	لک	لکما
لکن	لہ	لہما	لہم	لہا	لہما	لہن

ضمیر مجرور بضاف

ذاری	ذارنا	ذارک	ذارکما	ذارکم	ذارک	ذارکما
------	-------	------	--------	-------	------	--------

دَارُكُنْ	دَارُهُ	دَارُهُمَا	دَارُهُمْ	دَارُهَا	دَارُهُمَا	دَارُهُنَّ
-----------	---------	------------	-----------	----------	------------	------------

۱۔ کبھی جملہ سے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے، پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ”ضمیر شان“ کہتے ہیں، اور اگر ضمیر مؤنث کی ہے تو ”ضمیر قصہ“، اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے، جیسے: **إِنَّهُ زَيْنٌ قَانِمٌ** (تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے) اور **إِنَّهَا زَيْنٌ قَانِمَةٌ** (تحقیق قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے)۔

۲۔ اسمائے موصولہ:

الَّذِي	الَّذَانِ	الَّذَيْنِ	الَّتِي	الَّتَانِ
وہ ایک مرد کہ	وہ دو مرد کہ	وہ سب مرد کہ	وہ ایک عورت کہ	وہ دو عورتیں کہ
الَّذَيْنِ	الَّتَانِ	الَّتَاتِي	مَا	مَنْ
وہ دو عورتیں کہ	وہ سب عورتیں کہ	وہ سب عورتیں کہ	جو چیز کہ	جو شخص کہ

اور ”الف لام“ بمعنی الَّذِي اسم فاعل اور اسم مفعول میں، جیسے: **الضَّارِبُ** بمعنی الَّذِي ضَرَبَ اور **الْمَضْرُوبُ** بمعنی الَّذِي ضَرَبَ، اور **ذُو** بمعنی الَّذِي قبیلہ بنی طی کی زبان میں، جیسے: **جاء ذُو ضَرَبِكَ** یعنی الَّذِي ضَرَبَكَ۔

اِيَّ وَايَةَ معرب ہیں اور بغیر اضافت کے ان کا استعمال نہیں ہوتا۔

۳۔ اسم موصول وہ اسم ہے جو تنہا جملہ کا چورا جزو بغیر صلہ کے نہیں ہوتا، اور صلہ اس کا جملہ خیر یہ ہوتا ہے کہ جس میں ضمیر موصول کی طرف لوٹنے والی ہوتی ہے، جیسے: **جاء الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ** (آیا وہ شخص کہ جس کا باپ عالم ہے)۔

۴۔ **ب** جاء فعل، الَّذِي اسم موصول، أَبُو مضاف، ”و“ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدأ، عَالِمٌ خبر، مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا، صلہ موصول مل کر فاعل، جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

جاء الَّذِي ضَرَبَكَ. رَأَيْتُ الَّذِيْنَ ضَرَبَاكَ. مَرَرْتُ بِالَّذِيْنَ ضَرَبُواكَ.
أَكْرَمَ مَنْ أَكْرَمَكَ. قَرَأْتُ مَا كَتَبْتَ.

۳۔ اشارہ دو قسم پر ہیں: ۱۔ اشارہ قریب ۲۔ اشارہ بعید
اشارہ قریب یہ ہیں:

هَذَا	هَذَانِ	هَذِهِ	هَاتَانِ	هَؤُلَاءِ
یہ ایک مرد	یہ دو مرد	یہ ایک عورت	یہ دو عورتیں	یہ سب مرد یا یہ سب عورتیں

اشارہ بعید یہ ہیں:

ذَلِكَ	ذَانِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولَئِكَ
وہ ایک مرد	وہ دو مرد	وہ ایک عورت	وہ دو عورتیں	وہ سب مرد یا وہ سب عورتیں

۴۔ جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مُشَارِیۃ کہتے ہیں، جیسے: هَذَا الْقَلَمُ
نَفِیْسٌ، اس مثال میں الْقَلَمُ مُشَارِیۃ ہے۔

یہ ہذا اسم اشارہ الْقَلَمُ مُشَارِیۃ، اسم اشارہ مُشَارِیۃ ل کر مبتدا ہوا، نَفِیْسٌ
خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

هَذَا الْبَيْتُ قَدِيمٌ. هَؤُلَاءِ إِخْوَانُ سَعِيدٍ. هَذِهِ الْمُرَاةُ صَالِحَةٌ.
هَاتَانِ الْبُنَاتَانِ أُخْتَانِ. أُولَئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ.

۴۔ اے افعال وہ اسماء ہیں جو فعل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ماضی کے جیسے:

رَوَيْدُ	بَلَّهْ	حَيَّهْلُ	هَلَمْ	ذُونُكَ	عَلَيْكَ	هَآ
چھوڑا	چھوڑا	متوجہ ہو	،	اے	ازم پڑو	پڑ

۲۔ ماضی کے جیسے:

هَيَّهَات	شَتَان	سُرْعَان
اور ہوا	بھاڑا ہوا	جھڑی

۵۔ اے اصوات وہ اسماء ہیں جن سے کسی آواز کی نقل مقصود ہوتی ہے، جیسے: أْخ (کھانسی کی آواز)، أْفْ أْفْ (درد اور کرب کی آواز)، بَخْ بَخْ (خوشی اور مسرت کی آواز)، نَخْ نَخْ (اونٹ بٹھانے کی آواز)، غَاقْ (کوئے کی آواز)۔

۶۔ اے ظرف وہ کلمات ہیں جن میں ظرف زمان اور مکان کے معنی پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ظرف زمان جیسے: إِذْ، إِذَا، مَتَى، كَيْفَ، أَيَّانَ، أَمْسَ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْصُ، قَبْلُ، بَعْدُ۔

۲۔ ماضی کے لیے ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو، اور اسکے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آسکتے ہیں، جیسے: جَنَّكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَإِذَا الشَّمْسُ طَالَعَتْ۔

۳۔ یہ مستقبل کیلئے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے:

إِذَا حَاءَ بَصْرُ لَدُنَا أَوْ أَتَيْكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور کبھی 'مفاجات

کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: **خَرَجْتُ فَبَاذِ السَّبْعِ وَاقِفٌ** (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا)۔

مسی یہ شرط اور استفہام کے لیے آتا ہے، جیسے: **مَتَى تَصُومُ أَصُمُّ** (جب تم روزہ رکھو گے میں روزہ رکھوں گا) یہ شرط کی مثال ہے، اور **مَتَى تُسَافِرُ؟** (تم کب سفر کرو گے؟) یہ استفہام کی مثال ہے۔

کَسَب یہ حال دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: **كَيْفَ أَنْتَ؟ أَيُّ فِي أَيِّ حَالٍ أَنْتَ؟** (تم کس حال میں ہو؟)

س یہ وقت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: **سَـ** (کب ہے دن جزاکا!)۔

سَس جیسے: **جَاءَنِي زَيْدٌ أَمْسَ.** (آیا میرے پاس زید کل)۔

مَـ یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں، جیسے: **مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ** (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور پوری مدت کے لیے بھی آتے ہیں، جیسے: **مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمَيْنِ** (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔
فَـ یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: **مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ** (میں نے اس کو ہرگز نہیں مارا)۔

سَـ یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: **لَا أَضْرِبُهُ عَوْضٌ** (میں اسے کبھی نہیں ماروں گا)۔

لَـ جب کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو، جیسے: **اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:** **لَا تَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ** **أَيُّ مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ**

وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ، اور جیسے: اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلِ لَيْعَنِ مِنْ قَبْلِكَ، متی
تَجِئُنَا بَعْدَ لَيْعَنِ بَعْدَ هَذَا.

۲۔ **ف** **ن** **ا** **ن** **ح** **ی** **ث**، قُدَّامٌ، خَلْفٌ، تَحْتَ، فَوْقُ، عِنْدُ، اَيْنَ، لَدَى، لَذُنْ.

ح **س** اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: اجْلَسُ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ
یعنی اجلس مکانِ جلوس زید.

ق **د** **ا** **م** **ح** **ی** **ث** جیسے: قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ وَخَلْفُ، یعنی قُدَّامُہ و خَلْفُہ.

س **ح** **و** **ف** **ی** **ث** جیسے: جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتَ وَصَعِدَ عُمَرُو فَوْقُ، اَيْنِ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ وَفَوْقَ الشَّجَرَةِ مَثَلًا.

ع **ن** **د** جیسے: الْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ (مال زید کے پاس ہے)۔

ا **س** **و** **ا** **ی** خواہ استفہام کے لیے آئیں، جیسے: اَيْنَ تَذْهَبُ؟ (تم کہاں جاتے
ہو؟)، اِنِّی تَقْعُدُ؟ (تم کہاں بیٹھو گے؟) یا شرط کے لیے، جیسے: اِنِّی تَجْلِسُ
اَجْلَسُ (جہاں تم بیٹھو گے میں بیٹھوں گا)، اور اِنِّی تَذْهَبُ اَذْهَبُ (جہاں تم جاؤ
گے میں جاؤں گا)۔ اور اِنِّی کَیْفَ کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ فعل کے بعد
آئے، کَقَوْلِهِ تَعَالٰی: **لَا يَرْحَمُكُمْ اِلٰی سَمِ** اَيْنِ کَیْفَ شَنْتُمْ (پس
آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو)۔

ل **د** **ی** **س** یہ دونوں عِنْد کے معنی میں آتے ہیں، اور فرق عِنْد اور اِن دونوں
میں یہ ہے کہ عِنْد میں شے کا قبضہ اور ملک کا ہونا کافی ہے، ہر وقت پاس رہنا
ضروری نہیں، جیسے: الْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ (مال زید کے پاس ہے) خواہ مال خزانہ میں
ہو یا اسکے پاس حاضر ہو، اور الْمَالُ لَدَى زَيْدٍ اُس وقت کہیں گے جب مال زید

کے پاس حاضر ہو۔ پس عند عام ہے اور لدی ولدن خاص ہے، خوب سمجھ لو۔
 ۱۰۰ و قبل، بعد، تحت، فوق، قدام، خلف، حیث، قط، غرض ضمہ پر مبنی
 ہوتے ہیں، اور آیان، کیف، این فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، اور انفس کسرہ پر مبنی ہوتا ہے،
 باقی ظروف سکون پر۔

۱۰۰ و ظروف غیر مبنی جب جملہ یا اذ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا فتحہ پر مبنی ہونا جائز
 ہے، کقولہ تعالیٰ: **لَا يَسْمَعُ سَمْعًا وَلَا يَرَى عَيْنًا** تو یہاں یوم کو مفتوح
 پڑھنا جائز ہے، جیسے: **يَوْمَئِذٍ حِيتٌ**۔

۱۰۰ و **نَابِت** وہ اسماء ہیں جو کسی مبہم اور غیر معین امر پر دلالت کرتے ہیں،
 جیسے: کہ، کذا کہنہ یہ ہے مد سے، اور کینت، دینت کہنہ یہ ہے بات سے۔

۸۔ مرکب بنائی: جیسے: **أَحَدَ عَشَرَ**۔

فصل (۶) اسم منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لیے ”یائے مشدّد“ اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو اسم منسوب یا صفت نسبتی کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں ”یائے نسبت“ لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شے کا تعلق ہے، جیسے: بَغْدَادِيّ (بغداد کا رہنے والا، یا بغداد کی پیدا کی ہوئی چیز) اور هِنْدِيّ (ہند کا رہنے والا، یا ہند کی پیدا کی ہوئی چیز)، صَرْفِيّ (علم صرف کا جاننے والا)، نَحْوِيّ (علم نحو کا جاننے والا)۔

ذیل میں نسبت کے چند ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں:

۱۔ ”الف مقصورہ“ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو ”واو“ سے بدل جاتا ہے، جیسے عَيْسَى سے عَيْسَوِيّ اور مَوْلَى سے مَوْلَوِيّ، اور اَرَّ ”الف مقصورہ“ پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، جیسے: مُصْطَفَى سے مُصْطَفَوِيّ۔

۲۔ ”الف مدودہ“ کے بعد والا ”ہمزہ“، ”واو“ سے بدل جاتا ہے، جیسے: سَمَاء سے سَمَآوِيّ اور بَيْضَاء سے بَيْضَاوِيّ۔

۳۔ جس اسم میں ”یائے مشدّد“ پہلے ہی سے موجود ہو وہاں ”یائے نسبت“ لگانے کی ضرورت نہیں، جیسے: شَافِعِيّ (ایک امام کا نام ہے)، اور شَافِعِيّ (مذہب شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں)۔

۴۔ جب اسم میں ”تائے ثانیث“ ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے، جیسے: كُوفَةُ

سے کُوفی اور مکّہ سے مکیّ۔ ایسے ہی جو اسم فعیلہ اور فعیلۃ کے وزن پر ہواس کی "ق" بھی رجاتی ہے، جیسے: مدینۃ سے مدنی اور جھینۃ سے جھنیّ۔

- ۵۔ جو اسم فعیل کے وزن پر ہوا اور اس کے آخر میں "یائے مشدّد" ہو تو پہلی "یا" کو دور کر کے "واو" سے بدلیں گے اور "واو" سے پہلے فتح دے کر آخر میں "یائے نسبت" لگا دیں گے، جیسے: علیّ سے علویّ اور نسیّ سے نبویّ۔
- ۶۔ اگر "یا" چوتھی جگہ بعد سرہ کے واقع ہو تو "یا" کو حذف کرنا اور "واو" سے بدلنا دونوں جائز ہیں، جیسے دھلی سے دھلیّ اور دھلویّ۔
- ۷۔ اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے، جیسے: اُحّ سے اخویّ، اور ابّ سے ابویّ، اور دُمّ سے دموئیّ۔
- ۸۔ بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس آتی ہے، جیسے: نُور سے نورانیّ، حقّ سے حقّانیّ، رَی سے رازیّ، بادبۃ سے بدّویّ۔

فصل (۷)

اسم تصغیر

جو اسم میں چھوٹائی یا حقارت یا پیار کے معنی ظاہر کرے اسے اسم تصغیر کہتے ہیں۔

تصغیر کے ضروری قاعدے

تین حرفی اسم کی تصغیر **فُعِلْ** کے وزن پر آتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رَجُلٌ اور عَبْدٌ سے عَبْدٌ۔

۲۔ چار حرفی اسم کی تصغیر **فُعِلْ** کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جَعْفَرٌ۔

۳۔ پانچ حرفی اسم کی تصغیر **فُعِلْ** کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مدولین ہو، جیسے: قُرْطَاسٌ سے قُرَيْطِيسٌ، اور اگر چوتھا حرف مدولین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے، تصغیر بھی **فُعِلْ** کے وزن پر کرتے ہیں، جیسے: سَفْرُجٌ سے سَفْرِجٌ۔

۴۔ مؤنث سماعی کی ”ة“ تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے، جیسے: اَرْضٌ سے اَرِيضَةٌ اور شَمْسٌ سے شَمِيسَةٌ۔

۵۔ جس کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آ جاتا ہے، جیسے: ابْنٌ سے بُنْيٌ، ابْنٌ اصل میں بَنُو تھا۔

فصل (۸) معرفہ و نکرہ

اسم کی باعتبار عموم و خصوص کے دو قسمیں ہیں: معرفہ ۲ نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لیے بنایا گیا ہو۔ اس کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ **شبیہ** وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، جیسے: اَنتَ، اَنَا، نَحْنُ۔

۲۔ **مَر** جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا چیز کا نام ہو، جیسے: رَیْدَ، دَہْلَی، زَمْرَم۔

۳۔ **مِم** یعنی وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: هَذَا، ذَلِكَ۔

۴۔ **مِم** یعنی وہ اسم جو صلہ یا ساتھ ملکر جملہ کا جزو بن سکے، جیسے: الَّذِی، الَّتِی۔

۵۔ **ف** یعنی وہ اسم جو نکرہ پر ”الف و لام“ داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: الرَّجُلُ۔

۶۔ **مضاف** وہ اسم جو ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔

مثالیں با ترتیب یہ ہیں: غَلَامُ، فَرَسُک، کِتَابِی، غَلَامُ زَیْد، سَاکِنُ الدَّہْلَی، مَاءُ زَمْرَم، کِتَابُ هَذَا، فَرَسُ ذَلِكَ، غَلَامُ الَّذِی عِنْدَک، بَنْتُ الَّتِی ذَہَبْتُ، قَلَمُ الرَّجُل۔

۷۔ **ف** یعنی وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے، جیسے: یَا رَجُل!

اس میں یا حرفِ ندا اور رَجُلٌ منادٰی ہے۔

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لیے بنایا گیا ہو، جیسے: فَرَسٌ، کسی خاص گھوڑے کا، منہیں بلکہ ہر گھوڑے کو عربی میں فَرَسٌ کہتے ہیں، اور جب فَرَسُ زَیْد یا فَرَسُ هَذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرفہ بن گیا۔

فصل (۹)

مذکر و مؤنث

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مذکر ۲۔ مؤنث

مذکر وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی نہ لفظی ہو نہ تقدیری، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

مؤنث وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی لفظی یا تقدیری موجود ہو۔

باعتبار علامت کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ قیاسی ۲۔ سماعتی

۱۔ مؤنث قیاسی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو، تانیث کی لفظی

علامات تین ہیں: ۱۔ "ة" خواہ حقیقتاً ہو، جیسے: طَلْحَةُ، یا خُكْمًا، جیسے: عَقْرَبُ

اس میں چونکہ حرف "تائے تانیث" کے حکم میں ہے۔ ۲۔ الف مقصورہ زائدہ، جیسے:

خُبْلَى، صُغْرَى، کُبْرَى۔ ۳۔ الف مدودہ، جیسے: حُمَرَاءُ، بَيْضَاءُ۔

۲۔ مؤنث سماعتی وہ ہے جس میں علامت تانیث کی مقدر ہو، جیسے: أَرْضٌ وَشَمْسٌ

کہ اصل میں أَرْضَةٌ وَشَمْسَةٌ تھیں، کیونکہ ان کی تصغیر أَرْضَةٌ وَشَمْسَةٌ ہے، اور

تصغیر سے اس کی اصلی حالت ظاہر ہو جاتی ہے، پس ایسی مؤنث کو جس میں "ة" ظاہر

میں موجود نہ ہو اور اصل میں پائی جاتی ہو مؤنث سماعتی کہتے ہیں۔

باعتبار ذات کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ حقیقی ۲۔ لفظی

۱۔ مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو، خواہ علامت تانیث کی موجود

ہو یا نہ ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ، اور اِنْسَانٌ (گدھی) کہ اس

کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

۲۔ مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو، جیسے: طُلْمَةُ، غِنٌّ کہ

اس کی تصغیر غُيْنَةٌ ہے۔

فصل (۱۰)

واحد، تثنیہ، جمع

اسم کی باعتبار تعداد کے تین قسمیں ہیں: واحد - تثنیہ - جمع
 ۱۔ وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)، امْرَأَةٌ (ایک عورت)۔

۲۔ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں ”نون کسور“ اور ”نون“ سے پہلے ”الف“ یا ”یا“ ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے، جیسے رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ۔

۳۔ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے اور یہ زیادتی یا توفظا ہوتی ہے، جیسے رَجَالٌ، مُسْلِمُونَ یا تقدیراً، جیسے. فُلُكٌ بروزن قُفْلٌ (ایک کشتی) اور فُلُكٌ بروزن أُسْدٌ (کشتیاں)۔

۴۔ دنیا کی تقریباً ہر زبان میں صرف واحد اور جمع ہوتے ہیں، عربی زبان کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ایک، دو اور جمع ہوتے ہیں یعنی جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے۔

۵۔ باعتبار لفظ کے جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع مکسر - جمع سالم

۶۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، جیسے رَجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُلٌ سلامت نہیں رہا، بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب بچ میں ”الف“ آجانے سے نوٹ گئی، اس جمع کو ”جمع تکسر“ بھی کہتے ہیں۔

۷۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ جمع مذکر سالم بغير "الف والام" کے جمع قلت میں "واو" ماقبل مضموم اور "نون مفتوح" ہو، جیسے:

مُسْلِمُونَ، یا "یا" ماقبل مکسور اور "نون مفتوح" ہو، جیسے: مُسْلِمِينَ۔

۲۔ جمع مؤنث سالم بغير "الف والام" کے جمع کثرت میں "الف" اور "تا" ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع قلت ۲۔ جمع کثرت

جمع قلت وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے، اس کے چار وزن ہیں:

۱۔ فَعْلٌ جیسے: أَكْلَبْتُ (جمع كَلْبٌ کی)۔

۲۔ أَفْعَالٌ جیسے: أَقْوَالٌ (جمع قَوْلٌ کی)۔

۳۔ فُعْلٌ جیسے: أَطْعَمْتُ (جمع طَعَامٌ کی)۔

۴۔ فُعْلَةٌ جیسے: غُلْمَةٌ (جمع غِلَامٌ کی)۔

اور جمع سالم بغير "الف والام" کے جمع قلت میں داخل ہے، جیسے: عَاقِلُونَ، عَاقِلَاتٌ۔

جمع کثرت وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے، اس جمع کے وزن جمع قلت

کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں، ان میں سے دس مشہور وزن لکھے جاتے ہیں:

جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
۱۔ فَعْلٌ	عَبْدٌ	۶۔ فُعْلٌ	عَبَادٌ	۱۱۔ فُعْلٌ	عَبْدٌ
۲۔ فُعْلٌ	عَالِمٌ	۷۔ فُعْلٌ	عُلَمَاءُ	۱۲۔ فُعْلٌ	عَالِمٌ
۳۔ أَفْعَالٌ	نِسَاءٌ	۸۔ فُعْلٌ	أَنْبِيَاءُ	۱۳۔ فُعْلٌ	نِسَاءٌ
۴۔ فَعْلٌ	رَسُولٌ	۹۔ فُعْلٌ	رُسُلٌ	۱۴۔ فُعْلٌ	رَسُولٌ
۵۔ فُعْلٌ	نَجْمٌ	۱۰۔ فُعْلٌ	نُجُومٌ	۱۵۔ فُعْلٌ	نَجْمٌ

۱۰۰ اسمائے رباعی و خماسی کی جمع اکثر منتہی الجموع کے وزن پر آتی ہے، اور اس کے مشہور وزن تین ہیں:

۱۔ مفاعل جیسے: مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ.

۲۔ مفاعیل جیسے: مَفْتَاحٌ سے مَفَاتِيحُ.

۳۔ فعائل جیسے: رِسَالَةٌ سے رِسَالُلُ.

تینوں میں وہ جمع ہے کہ جس میں "الف جمع" کے بعد دو حرف ہوں، جیسے: مَسَاجِدُ، یا ایک حرف مشدو ہو، جیسے: دَوَابُّ، یا تین حرف ہوں اور بیچ کا حرف ساکن ہو، جیسے: مَفَاتِيحُ.

۱۰۰ بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے: امْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ، اور ذُو کی جمع اَوْلُوا.

۲۰۰ کبھی واحد اسم جمع کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَوْمٌ، رَهْطٌ، رُكْبٌ ان کو اسم جمع کہتے ہیں۔

۳۰۰ بعض الفاظ کی جمع خلاف قیاس آتی ہے، جیسے: اُمٌّ کی اُمّهَاتُ، فَمٌّ کی اَقْوَاہُ، مَاءٌ کی مِیَاہُ، اِنْسَانٌ کی اُنَاسٌ، شَاةٌ کی شِیَاہُ.

فصل (۱۱) منصرف و غیر منصرف

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ منصرف ۲۔ غیر منصرف

۱۔ منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو، اور اس پر تینوں حرکتیں اور تین آتی ہو، جیسے: زَيْدٌ۔

۲۔ غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں، یا ایک ایسا سبب ہو جو دوسببوں کے قائم مقام ہو، اور جس پر تینوں اور کسہ نہ آتا ہو۔
اسباب منع صرف تو ہیں:

- ۱۔ عدل ۲۔ وصف ۳۔ تانیث ۴۔ معرفہ ۵۔ عجمہ
- ۶۔ جمع ۷۔ ترکیب ۸۔ وزن فعل ۹۔ الف ونون زائدتان

جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔

عَدْلٌ وَوَصْفٌ وَتَأْنِيثٌ وَمَعْرِفَةٌ
وَالسُّنُونُ زَائِدَةُ مَرُّ قَبْلَهَا أَلْفٌ
وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبٌ
وَوِزْنُ فِعْلٍ وَهَذَا الْقَوْلُ تَقْرِيبٌ
ہر ایک کی مثال یہ ہے:

- ۱۔ عُمَرُ میں دو سبب ہیں: عدل و معرفہ۔ ۲۔ ثَلَاثٌ میں دو سبب ہیں: وصف و عدل۔
- ۳۔ طَلْحَةُ میں دو سبب ہیں: تانیث و معرفہ۔ ۴۔ زَيْنَبٌ میں دو سبب ہیں: معرفہ و تانیث۔
- ۵۔ اَبْرَاهِيْمُ میں دو سبب ہیں: عجمہ و معرفہ۔ ۶۔ مَسَاجِدُ میں دو سبب ہیں: جمع و تثنیٰ جمع۔

۱۔ دراصل اس میں ایک سبب ہے جو دو کے قائم مقام ہے۔

۸۔ بَعْلَبُک میں دو سبب ہیں ترکیب و معرفہ۔ ۱۔ اَحْمَد میں دو سبب ہیں وزن فعل و معرفہ۔

۹۔ سَكْرَانُ میں دو سبب ہیں۔ الف و نون زائد تان و وصف۔

فی ۱۰۸ اندر نحاۃ کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔

یہ دو طرح کا ہوتا ہے:۔ عدل تحقیقی ۲۔ عدل تقدیری

۱۔ عدل تحقیقی وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو، جیسے: ثُلُث کہ اس کے معنی ہیں ”تین تین“ اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثلاثۃ و ثلاثۃ ہے۔

۲۔ عدل تقدیری وہ ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو، جیسے: غَمْرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتا ہے، لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے، اس لیے استعمال کا لی ظر کے اسکی اصل عامرۃ مان لی گئی ہے۔

فی ۲۰۸ نجمہ وہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں علم ہو، اور تین حرف سے زائد ہو، جیسے: اَبْرَاهِیْمُ، یا تین حرفی ہو اور درمیان کا حرف متحرک ہو، جیسے: شِشْرُ (ایک قلعہ کا نام ہے)۔

فی ۳۰۸ ”الف و نون زائد تان“ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم علم ہو، جیسے: عُثْمَانُ وَ عُمَرَانُ وَ سَلْمَانُ۔

بس سَعْدَانُ غیر منصرف نہیں، کیونکہ وہ علم نہیں بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔

اور اگر ”الف و نون زائد تان“ صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث

فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: سَکْرَانٌ غیر منصرف ہے، اس لیے کہ اس کی مؤنث سَکْرَانَةٌ نہیں آتی۔ اور نَذْمَانٌ غیر منصرف نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی مؤنث نَذْمَانَةٌ آتی ہے۔

ن ۲۰۶ وزن فاعل سے یہ مطلب ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو، جیسے: اُحْمَدُ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔

ن ۲۰۷ ہر ایک غیر منصرف جب کہ اس پر ”الف لام“ آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو حالت جزی میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: صَلَّيْتُ فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَذَهَبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ۔

فصل (۱۲)

مرفوعات

مرفوعات آٹھ ہیں

۱۔ فاعل

۲۔ مفعول مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهُ

۳۔ مبتدا

۴۔ خبر

۵۔ اِن اور اس کے اخوات کی خبر ۶۔ ما و لا مشابہہ لیس کا اسم

۷۔ کان اور اس کے اخوات کا اسم ۸۔ لا برائے نفی جنس کی خبر۔

۱۔ فاعل وہ ہے جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم

کے ساتھ قائم ہے، جیسے قام رینڈ، ضرب عمرو۔

فاعل دو طرح کا ہوتا ہے: ۱۔ ظاہر ۲۔ ضمیر۔

جیسے: قام رینڈ میں رینڈ فاعل اسم ظاہر ہے، اور ضربت میں فاعل ضمیر ہے۔

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے:

ضمیر بارز (ظاہر) جیسے:

ضربت	ضربتما	ضربتم	ضربت	ضربتما	ضربتن
ضربت	ضربنا	ضربا	ضربوا	ضربتا	ضربن

ضمیر باطنی (پوشیدہ) جیسے ضرب میں ہو اور ضربت میں ہی۔ ایسے ہی یضرب

واحد مذکر نائب میں ہو، تضرب واحد مؤنث نائب میں ہی۔ تضرب واحد مذکر خاصہ

میں انت اور اضرب واحد متکلم میں انا، نصرُب تثنیہ جمع متکلم میں نحن مستتر ہے۔

اور تثنیہ کے چاروں صیغوں یَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ وغیرہ میں ”الف“، اور یَضْرِبُونِ و تَضْرِبُونِ میں ”واو“، اور یَضْرِبْنِ، تَضْرِبْنِ میں ”نون“، اور تَضْرِبِینِ میں ”یا“ بارز ہے، خوب سمجھ لو۔

فائدہ ۱: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو، مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ نہ ہو، یا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے، جیسے: قَامَتْ هُنْدٌ، وَهْنَدٌ قَامَتْ۔

ترکیب: هُنْدٌ قَامَتْ کی اس طرح ہوگی: هُنْدٌ مبتدا، قَامَتْ فعل، اس میں ضمیر ہی مستتر، وہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جب کہ فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ ہو، یا فاعل ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو، یا فاعل ظاہر جمع مکسر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مؤنث بھی آسکتا ہے اور مذکر بھی، جیسے: قَرَأَ الْيَوْمَ هُنْدٌ اور قَرَأَتِ الْيَوْمَ هُنْدٌ، طَلَعَ الشَّمْسُ وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ الرَّجَالُ وَقَالَتِ الرَّجَالُ۔

فائدہ ۲: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا، جیسے: ضَرَبَ الرَّجُلُ، ضَرَبَ الرَّجُلَانِ، ضَرَبَ الرَّجَالُ۔ اور جب فاعل ظاہر نہ ہو تو فاعل واحد کے لیے فعل واحد، اور فاعل تثنیہ کے لیے فعل تثنیہ، اور فاعل جمع کے لیے فعل جمع لایا جائے گا، جیسے: الْخَادِمُ ذَهَبَ، الْخَادِمَانِ ذَهَبَا، الْخَادِمُونَ ذَهَبُوا۔ ہاں! جب فاعل جمع مکسر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح لاسکتے ہیں، جیسے: الرَّجَالُ قَامُوا، الْكِجَالُ قَامَتْ۔

۲۔ مفعول یا مفعول مستتر فاعلہ وہ مفعول ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت ہو اور فاعل

کو حذف کر کے، بجائے اس کے مفعول کو ذکر کریں، جیسے: ضُربَ زَيْدٌ۔
 اور فعل کے مذکر و مؤنث اور واحد وثنیہ وجمع لانے میں مثل قاتل کے ہے، جیسے:
 ضُربَتْ هُنْتُ وَهَنْتُ ضُربْتُ، اور ضُربَ الْيَوْمَ هَنْتُ وَضُربْتُ الْيَوْمَ هَنْتُ، اور
 رَني الشَّمْسُ وَرَنيْتُ الشَّمْسُ، اور ضُربَ الرِّجَالِ وَضُربْتُ الرِّجَالُ، اور
 ضُربَ الرَّجُلِ، ضُربَ الرِّجَالِ، ضُربَ الرِّجَالِ، اور الْخَادِمُ طَلِبَ،
 الْخَادِمَانِ طَلِبَا، الْخَادِمُونَ طَلَبُوا، الرِّجَالُ ضَرَبُوا، الرِّجَالُ ضُربَتْ۔
 فعل مجہول کو فعل مالم-سم قاعدا کہتے ہیں، یعنی ایسا فعل جس کے قاتل کا نام معلوم نہ ہو۔

۳۔ مبتدأ خبر کو منسند کہتے ہیں، ان میں عامل معنوی ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ۔
 مبتدأ اکثر معروف ہوتا ہے اور کبھی نکرہ بھی بشرطیکہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے، جیسا کہ
 دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا، اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔
 مثالیں یہ ہیں: زَيْدٌ أَبُوهُ عَالِمٌ، عَصِيْبٌ، الْعَالَمُ إِنْ جَاءَ كُمْ فَأَكْرَمُوهُ،
 اللَّهُ مَعَكُمْ۔

کبھی خبر بھی مبتدأ پر مقدم ہوتی ہے، جیسے: فِي الدَّارِ زَيْدٌ۔

۵۔ إِنْ اور اس کے اخوات:

إِنْ اور أَنْ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ

اسم کے ماصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں سدا

جیسے: إِنْ زَيْدًا قَاتَلْتُمْ، عَسَىٰ أَنْ يَسْمَعَ نَسِيمٌ، جَاءَ زَيْدٌ لَكِنْ بَكْرًا
 غَائِبٌ، لَعَلَّ الْأَمِيرَ يُكْرِمُنِي، لَيْتَ الشَّبَابَ عَائِدًا، كَانَ عَمْرُوًا أَسَدًا۔

۶۔ ما اور لا کا اسم:

ما و لا کا ہے عملِ اِنَّ و اَنَّ کے خلاف
اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے دالما
جیسے: مَا زَيْدٌ قَانِمًا، لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ.

۷۔ کَانَ اور اس کے اخوات:

کَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أُمْسِيَ وَأَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ
مَا بَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ ہے اور مَا فَتَى
ایسے ہی مَا زال پھر افعالِ تکیس ان سے جو
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا
جیسے: کَانَ زَيْدٌ قَانِمًا. صَارَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا.
أَصْبَحَ (أُمْسِيَ، أَضْحَى) زَيْدٌ قَانِمًا. ظَلَّ بَكْرٌ صَانِمًا.
بَاتَ الْحَسَنُ نَائِمًا. مَا زَالَ زَيْدٌ حَلِيمًا.
أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ مَا ذُمْتُ حَيًّا. لَيْسَ زَيْدٌ قَانِمًا.

۸۔ نَبْرَ لَا بِرَأْسِ جَنْسِ، جیسے: لَا رَجُلٌ قَانِمٌ.

فصل (۱۳)

منصوبات

منصوبات بارہ ہیں:

- | | | |
|------------------------------|-------------------------------|-------------------|
| ۱۔ مفعول بہ | ۲۔ مفعول مطلق | ۳۔ مفعول لہ |
| ۴۔ مفعول معہ | ۵۔ مفعول فیہ | ۶۔ حال |
| ۷۔ تمیز | ۸۔ اِن اور اس کے اخوات کا اسم | ۹۔ ما و لا کی خبر |
| ۱۰۔ لا برائے انہی جنس کا اسم | ۱۱۔ کان کی خبر | ۱۲۔ متشبی |

۱۔ مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: اَکَل زَیْدٌ طَعَامًا، شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً.

۲۔ مفعول مطلق: زَیْدٌ فَعَلَ، طَعَامًا مفعول بہ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۳۔ مفعول لہ: بعض جملہ مفعول بہ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے میزبان اپنے مہمان کی آمد پر اس کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لیے کہے: اَهْلًا وَ سَهْلًا یعنی اَتَیْتُ اَهْلًا وَ وَطَنْتُ سَهْلًا (آپ اپنے ہی آدمیوں میں آئے ہیں نہ کہ غیروں میں، اور آپ نرم و خوشگوار جگہ وارد ہوئے ہیں، آپ پر کوئی مشقت و تکلیف نہیں ہے) یہاں اَتَیْتُ اور وَطَنْتُ محذوف ہے۔

اور جیسے ڈرانے کے موقع پر کہا جائے: اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ یعنی اَتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ (اپنے آپ کو شیر سے بچو) یہاں اَتَّقِ فعل محذوف ہے۔ کسی کو پکارنے کے وقت بھی فعل کو حذف کرتے ہیں، جیسے: یَا غَلامَ رَیْدِ، یعنی اَذْغُوْ غَلامَ زَیْدِ (پکارتا ہوں میں زید

کے غلام کو) یہاں اذْعُوْ حَذَف ہے، ”یا“ حرفِ ندا ہے اور غَلامُ زَیْدٌ منادی ہے۔
تنبیہ: منادی اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے، جیسے: یا غَلامُ زَیْدُ، یا مشابہ مضاف ہو،
 جیسے: یا قارناً کُنابا (اے پڑھنے والے کتاب کے) یا کمرہ غیر معینہ ہو، جیسے: یا رَجُلًا
 خُذْ بَیْدَیْ، اور منادی مفرد و معرفہ غلامت رفع پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: یا زَیْدُ، اور اگر
 منادی معرف باللام ہو تو حرفِ ندا اور منادی کے درمیان اُنْھَا سے فصل کرنا لازمی ہے،
 جیسے: یا اُنْھَا الرَّجُلُ۔

منادی میں ترخیم بھی جائز ہے یعنی تخفیف کی غرض سے آخری حرف کو حذف کر دیتے ہیں،
 جیسے: یا مالِکُ میں یا مَالُ، اور یا مَنْصُورُ میں یا مَنْصُ۔
 منادی مرفوع میں اصلی حرکت بھی جائز ہے اور ضمہ بھی، اس لیے یا مال بھی پڑھ سکتے ہیں
 اور یا مَالُ بھی۔

۲۔ **مفعول متعلق:** وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو، جیسے:
 ضَرْبًا ہے ضَرْبْتُ ضَرْبًا میں، اور قِیَامًا ہے قُمْتُ قِیَامًا میں۔ مفعول مطلق کا فعل
 کسی قرینہ کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے آنے والے کو کہا جائے: خَیْرَ مُقَدِّمٍ
 یعنی قَدُمْتُ قُدُومًا خَیْرَ مُقَدِّمٍ (آپ آئے اچھا آنا)۔

۳۔ **فعل:** وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہوا ہو، جیسے: قُمْتُ اِكْرَامًا
 لَزَیْدٍ وَضَرْبَتُهُ تَأْدِیْبًا۔

یہ: ضَرْبْتُ فعل بافاعل، ”ہ“ ضمیر مفعول بہ، تَأْدِیْبًا مفعول لہ، فعل بافاعل اپنے
 دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴۔ **مفعول معہ** وہ اسم ہے جو ’واو‘ کے بعد واقع ہو اور وہ ’واو‘ مع کے معنی میں ہو، جیسے: جاء زيدٌ والكتاب (آیا زید مع کتاب کے)، جئْتُ وزيدا (آیا میں ساتھ زید کے)۔

ترتیب جاء فعل، زيدٌ فاعل، ’واو‘ حرف بمعنی مع، الكتاب مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵۔ **مفعول فیہ** وہ زمان یا مکان جس میں فعل واقع ہو، اس کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ ظرف زمان ۲۔ ظرف مکان پھر ان کے نام (جس میں وقت کے معنی ہوں) کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مبہم ۲۔ محدود **ظرف مبہم** وہ ہے جس کی حد معین نہ ہو، جیسے: دُھُرٌ، جَئْتُ۔

ظرف محدود وہ ہے جس کی حد معین ہو، جیسے: یومٌ، لیلٌ، شہرٌ، سنۃٌ۔ زمان مبہم کی مثال، جیسے: ضُمَّتْ دُھُرًا۔ زمان محدود کی مثال، جیسے: سافَرْتُ شَہْرًا۔

ظرف مکان (جس میں جگہ کے معنی ہوں) کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مبہم ۲۔ محدود جیسے: جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَقُمْتُ أَمَامَكَ مکان مبہم کی مثال ہے، کیونکہ خَلْفٌ اور أَمَامٌ کی کوئی حد معین نہیں ہے، زمین کے آخری حصہ تک مراد لیا جاسکتا ہے، اور جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وَصَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ مکان محدود کی مثال ہے۔

ظرف مکانی مبہم میں فِی مُقَدَّرٌ ہوتا ہے اور ظرف مکانی محدود میں فِی مُذْکُورٌ ہوتا ہے، کسی شاعر نے ان پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں اچھا ادا کیا ہے۔

حَمَدَتْ حَمْدًا حَامِدًا وَحَمِيدًا رِعَايَةَ شُكْرِهِ دُھُرًا مَدِيدًا

”میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی، اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک

زمانہ دراز تک۔“

۱۔ **حَمَدْتُ** فعل بافاعل، **حَمْدًا** مفعول مطلق، حامدًا مفعول بہ، ”واو“ حرف بمعنی مع، **حَمِيدًا** مفعول معہ، رِغایۃ مضاف، شُکراً مضاف الیہ مضاف، ”ہ“ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا رِغایۃ کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہ، **ذَہْرًا** موصوف، **مَدِیدًا** صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، فعل بافاعل اپنے سب مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۱۔ **ح** ال وہ اسم ہے جو فاعل کی ہیئت کو بیان کرے، یعنی یہ ظاہر کرے کہ فعل سے جب یہ فعل صادر ہوا ہے تو وہ کس صورت میں تھا؟ کھڑا تھا، بیٹھا تھا، سوار تھا یا پیادہ تھا، جیسے: **جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا** (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس میں **رَاكِبًا** حال ہے **زَيْدٌ** کا، یا مفعول کی حالت و صورت کو ظاہر کر دے، جیسے **جِئْتُ رِيْدًا نَائِمًا** (آیا میں زید کے پاس ایسے حال میں کہ وہ سو رہا تھا) یا فاعل و مفعول دونوں کی حالت ظاہر کر دے، جیسے: **كَلَّمْتُ زَيْدًا جَالِسِينَ** (میں نے زید سے باتیں کیں اس حال میں کہ دونوں بیٹھے تھے)۔

فعل و مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں، جیسے: **جَاءَ نَبِيٌّ رَاكِبًا رَجُلٌ**، اور حال جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے **جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ** اور **لَقِيتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ**، اور کبھی ذوالحال معنوی ہوتا ہے، جیسے: **زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا** میں **هُوَ** ذوالحال ہے جو اکل میں مستتر ہے۔

۲۔ **جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا**: جاء فعل، **زَيْدٌ** ذوالحال، **رَاكِبًا** حال، حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا جاء کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۳۔ **جِئْتُ عَمْرَوًا نَائِمًا**: جِئْتُ فعل بافاعل، **عَمْرَوًا** ذوالحال، **نَائِمًا** حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ، فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

تیب ۳ لَقِیْتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ: لَقِیْتُ فعل بافاعل، بَكْرًا ذوالحال، ”واو“ حالیہ، هُو مبتدا، جَالِسٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال ہوا، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ، لَقِیْتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تیب ۴ زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا: زَيْدٌ مبتدا، أَكَلَ فعل، اس میں ضمیر هُو کی ذوالحال، جَالِسًا حال، حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا أَكَلَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، باقی ظاہر ہے۔

تیب ۵ وہ اسم ہے جو عدد کی پوشیدگی کو دور کرے، جیسے: رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا، یوزن کی، جیسے: اشتریت رطلًا ریتا (خریدا میں نے ایک رطل زیتون کاتیل) یا پیانہ کی، جیسے: بعثت قفیزین بُرًا (بیچے میں نے دو قفیز یہوں کے)۔

تیب ۶ رَأَيْتُ فعل، أَحَدَ عَشَرَ نمیز، كَوْكَبًا تمیز، نمیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

تیب ۷ اشتریت فعل بافاعل، رطلًا نمیز، ریتا تمیز، نمیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

تیب ۸ بعثت فعل بافاعل، قفیزین نمیز، بُرًا تمیز، نمیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

۸۔ ان اور ان سے اخوات ۵ اسم جیسے: اِنْ زَيْدًا قائم۔

۹۔ ما اور لا ۶ خبر جیسے: لا رَجُلٌ طَرِيفًا۔

۱۰۔ لا برا۱۱ خبر ۱۱ اسم جیسے: لا رَجُلٌ ظَرِيفٌ۔

۱۱۔ کان ۱۱ اور ان سے اخوات ۶ خبر جیسے: کَانَ زَيْدٌ قائمًا۔

۱۲۔ مستثنیٰ وہ اسم ہے جو حروف استثنا کے بعد واقع ہو اور حروف استثنا کے ماقبل کے حکم سے خارج ہو۔

حروف استثنا آٹھ ہیں:

- | | | | |
|-----------|-----------|--------------|--------------|
| ۱۔ اِلَّا | ۲۔ غَيْرُ | ۳۔ سِوَى | ۴۔ حَاشَا |
| ۵۔ خَلَا | ۶۔ عَدَا | ۷۔ مَا خَلَا | ۸۔ مَا عَدَا |

ان حروف سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ جیسے: جاءني القومُ
إِلَّا زَيْدًا (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا)۔

اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہو رہی ہے مگر اِلَّا نے زید کو اس نسبت
سے خارج کر دیا، پس قوم مستثنیٰ منہ ہوئی اور زید مستثنیٰ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ متصل ۲۔ منفصل

مستثنیٰ متصل وہ ہے جو استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرف استثنا لاکر
خارج کر دیا گیا ہو، جیسے: جاء القومُ إِلَّا زَيْدًا، پس زید استثنا سے پہلے قوم میں
داخل تھا لیکن آنے نہ کے حکم سے بذریعہ حرف استثنا خارج کیا گیا۔

مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو نہ استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثنا کے،
جیسے: سجد الملائكة إِلَّا إبليس (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا) پس
ایبیس نہ استثنا سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد (بلکہ جن تھا) یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔
: ۱۔ جاء القومُ إِلَّا زَيْدًا: جاء فعل، القومُ مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، زَيْدًا
مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ مل کر فاعل ہوا، جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفرغ ۲۔ غیر مفرغ

مفرغ وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: جاءني إِلَّا زَيْدًا۔

غیر مفرغ وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے: جاءني القومُ إِلَّا زَيْدًا۔

جس کلام میں استثنا ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں : - **موجب ۱** - غیر موجب ۲۔
موجب ۱ وہ ہے جس میں نفی، نہیں، استفہام نہ ہو۔

غیر موجب ۲ وہ ہے جس میں نفی، نہیں، استفہام موجود ہو۔

اقسام اعراب متشقی

نمبر	قائدہ	مثال
۱	اگر متشقی متصل إِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو متشقی ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.
۲	اگر کلام غیر موجب میں متشقی کو متشقی منہ پر مقدم کریں تو منصوب پڑھتے ہیں۔	مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدًا أَحَدًا.
۳	متشقی منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ.
۴	بعد خلا اور عدا کے متشقی اکثر علما کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا.
۵	مَا عَدَا کے بعد متشقی ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ مَا عَدَا زَيْدًا.
۶	جو متشقی بعد إِلَّا کے کلام غیر موجب میں واقع ہو اور اسکا متشقی منہ بھی مذکور ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں ایک تو یہ کہ بطور استثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا.

۲	دوسرے یہ کہ اپنے ماقبل کا بدل ہوتا ہے، یعنی جو اعراب اِلَا کے پہلے اسم کا ہوتا ہے وہی اِلَا کے بعد کا۔	مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدٌ.
۷	اگر متشقی مفرغ ہو اور کلام غیر موجب میں واقع ہو تو اِلَا کے متشقی کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ.. مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا. مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ.
۸	متشقی بعد لفظ غَيْرِ، سَوَاءِ، حَاشَا کے واقع ہو تو متشقی کو مجرور پڑھتے ہیں۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرُ زَيْدٍ، وَسَوَاءِ زَيْدٍ، وَسَوَاءِ زَيْدٍ، وَحَاشَا زَيْدٍ.

۶۱ **باب ہفتم عشر** یہ تو ابھی معلوم ہوا کہ غَیْرِ کے بعد متشقی مجرور ہوتا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ لفظ غَیْرِ کا اعراب تمام مذکورہ صورتوں میں ایسا ہوگا، جیسا کہ متشقی بـ "اِلَا" کا ہوتا ہے، جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا:

مثال	تایید قاعدہ
جاءني القوم غير زيد.	یہ متشقی متصل کی مثال ہے۔
سجد الملكة غير إبليس.	یہ متشقی منقطع کی مثال ہے۔
ما جاءني غير زيد القوم.	کلام غیر موجب ہے متشقی مقدم ہے۔
ما جاءني أحد غير زيد و غير زيد.	کلام غیر موجب ہے متشقی منہ مذکور ہے، اس میں دو صورتیں ہیں: استثناء و بدل۔

ما جاءني غَيْرُ زَيْدٍ	ان تینوں مثالوں میں غَيْر کا اعراب
ما رَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ	عامل کے مطابق ہے۔
ما مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ	

۱۰۰۔ لفظ غَيْر کی اصل وضع تو صفت کے لیے ہے، مگر کبھی استثنا کے لیے بھی آتا ہے۔ اسی طرح اِلَّا استثنا کے لیے موضوع ہے اور کبھی صفت کے لیے آتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** (اے ہی "لا إله إلا الله")۔

فصل (۱۴)

بجرورات

جو اسم مجرور ہوتے ہیں وہ دو ہیں:

۱۔ **ایک** تو مضاف الیہ، جیسے: **غَلامٌ زَيْدٌ**۔

۲۔ وہ جس پر حرف جر داخل ہو، جیسے **بِزَيْدٍ**۔

۱۰۰۔ مضاف پر "الف لام" اور تین نہیں آتی، اور تثنیہ و جمع کا "نون" اضافت میں ر جاتا ہے، جیسے: **غَلامًا زَيْدًا**، **فَرَسًا عَمْرُوًا**، **مُسْلِمُوًا مُصْرًا**، **طَالِبُوًا عِلْمًا**۔

۲۰۰۔ مضاف الیہ کے معنوں میں کا، کے، کی، را، رے، ری، نا، نے، فی آتا ہے، جیسے: **غَلامٌ زَيْدٌ** (زید کا غلام)، **غَلامُنِی حَاضِرٌ** (میرا غلام حاضر ہے)، **ضَرَبْتُ غَلامِی** (میں نے اپنے غلام کو مارا)۔

فصل (۱۵) اقسام احزاب اسمائے متمکین

فصل	اقسام احزاب اسمائے متمکین	یاد آتے ہیں	اقسام احزاب اسمائے متمکین
۱	اسم مفرد منصرف صحیح، جیسے رَیْدُ	حالت رفع میں ضمہ	جاء بُیَ رَیْدُ، هَذَا دَلُوْ هُمْ رِجَالٌ.
۲	اسم مفرد قائم مقام صحیح، جیسے: دَلُوْ.	حالت نصب میں فتح	رَأَيْتُ رَیْدًا، رَأَيْتُ دَلُوًّا، رَأَيْتُ رِجَالًا.
۳	جمع مکثر منصرف، جیسے رِجَالٌ	حالت جر میں کسرہ	مَرَزْتُ بَرِيْدًا، جُنْتُ بَدَلُوًّا، قُلْتُ لِرِجَالٍ.
۴	جمع مؤنث سام، جیسے مُسْلِمَاتٌ	حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب و جر میں کسرہ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَزْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.
۵	غیر منصرف، جیسے غَمْرٌ	حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب و جر میں فتح	جاء غَمْرٌ، رَأَيْتُ غَمْرًا، مَرَزْتُ بِغَمْرٍ.
۶	اسمائے سہ مبرہ جو ”یائے متکلم“ کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں	حالت رفع میں ”واو“ حالت نصب میں ”الف“ حالت جر میں ”یا“	جاء اَبُوکَ، رَأَيْتُ اَبَاکَ، مَرَزْتُ بِاَبَیْکَ.

۱۔ اسمائے سہ مبرہ یعنی وہ چھ اسم جو تفسیر کی حالت میں نہ ہوں، یہ ہیں اَبُ، اَخ، حَم، هُنَّ، قَم، ذُو مَال۔
اگر ”یائے متکلم“ کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالت میں احزاب یکساں ہوگا، جیسے جاء اَبَی، رَأَيْتُ
اَبَی، مَرَزْتُ بِاَبَی۔

مثال	حالت رفع	حالت نصب	حالت جزم	حالت جزم
جاءَ رَجُلَانِ، جاءَ كِلَاهُمَا، جاءَ اثْنَانِ. رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا، رَأَيْتُ اثْنَيْنِ. مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ.	حالت رفع میں "الف"	حالت نصب و جر	۷ ۸	۵
جاءَ مُسْلِمُونَ، جاءَ أُولُو مَالٍ، جاءَ عَشْرُونَ رَجُلًا. رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ، رَأَيْتُ أُولَئِی مَالٍ، رَأَيْتُ عَشْرِينَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ، مَرَرْتُ بِأُولَی مَالٍ، مَرَرْتُ بِعَشْرِينَ رَجُلًا.	حالت رفع میں "واو" ناقبل مضموم حالت نصب و جر میں "یا" ناقبل مسور	جمع مذکر سالم، جیسے مُسْلِمُونَ، أُولُو، عَشْرُونَ ۳ تسعون	۱۰ ۱۱ ۱۲	۶
جاءَ مُوسَى، جاءَ غُلَامِي. رَأَيْتُ مُوسَى، رَأَيْتُ غُلَامِي، مَرَرْتُ بِمُوسَى، مَرَرْتُ بِغُلَامِي.	تینوں حالت میں اعراب تقدیری یوگا	اسم مقصور، جیسے: مُوسَى جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی دوسرا اسم جو "یا" متکلم کی طرف مضاف ہو	۱۳ ۱۴	۷

ردیف	نوع	توضیح	مثال	توضیح
۱	۱۵	اسم منقوص جس کے آخر میں "یا" ماقبل مکسور ہو	حالت رفع میں ضمیر تقدیری، حالت نصب میں فتح لفظی، حالت جر میں کسرہ تقدیری	جاء القاضي، رأيث القاضي، مرزث بالقاضي.
۲	۱۶	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	حالت رفع میں "واو" تقدیری حالت نصب و جر میں "یا" ماقبل مکسور	هؤلاء مسلمي، رأيث مسلمي، مرزث بمسلمي.

۱. **مُسْلِمِيّ اصل** میں مُسْلِمُون تھا، جب اس کو "یائے متکلم" کی طرف مضاف کیا تو "نون" جمع کا بوجہ اضافت گر گیا، مُسْلِمُوِي رہ گیا، اب "واو" اور "یا" جمع ہوئے، "واو" ساکن تھا اس لیے بقاعدہ مُسْرَمِيّ "واو" کو "یا" سے بدل کر "یا" کو "یا" میں ادغام کیا، مُسْلِمِيّ ہوا، پھر ضمّہ میم کو "یا" کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدلا، مُسْلِمِيّ ہو گیا۔

۲. **مُسْلِمِيّ کی نصبی و جزی حالت کی اصل مُسْلِمِيْن ہے**، کیونکہ جمع مذکر سالم کی نصبی و جزی حالت میں "یا" ماقبل مکسور ہوتی ہے، اس لیے یہاں اضافت کا "نون" گرا دینے کے بعد "واو" کو "یا" سے بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی، کیونکہ نصبی و جزی حالت کی وجہ سے پہلے ہی سے "یا" موجود ہے، اس لیے صرف "یا" کو "یا" میں ادغام کر دیں گے، خوب سمجھ لو!

فصل (۱۶)

توابع

واضح ہو کہ جب جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہوں اور دوسرے اسم کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے کے موافق ہو تو پہلے اسم کو "مبتوع" اور دوسرے کو "تابع" کہتے ہیں۔ پس تابع ہر اس دوسرے اسم کو کہتے ہیں جو اپنے پہلے لفظ کے ساتھ اعراب میں بھی موافق ہو اور جہت میں بھی موافق ہو، یعنی مبتوع قائل ہونے کی وجہ سے مرفوع، مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو تو تابع بھی اسی طرح ہوگا۔
تابع کی پانچ قسمیں:

۱۔ صفت ۲۔ تاکید ۳۔ بدل ۴۔ عطف بحرف ۵۔ عطف بیاں

۱۔ **صفت** وہ تابع ہے جو مبتوع کی اچھی یا بری حالت کو ظاہر کر دے، جیسے: جاء نبي رجل عالم، اس مثال میں عالم نے رجل مبتوع کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے، یا مبتوع کے متعلق کی حالت کو ظاہر کرے، جیسے: جاء نبي رجل عالم أبوه، اس میں عالم نے أبوه کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے جو رجل مبتوع کا متعلق ہے۔
پس صفت کی دو قسمیں ہوں گی:

۱۔ وہ جو اپنے مبتوع کی حالت ظاہر کرے۔

۲۔ وہ جو مبتوع کے متعلق کی حالت ظاہر کرے۔

صفت کی پہلی قسم دس چیزوں میں مبتوع کے موافق ہوتی ہے:

۱۔ تعریف ۲۔ تکلیف ۳۔ تذکیر ۴۔ تانیث ۵۔ افراد
۶۔ مشنیہ ۷۔ جمع ۸۔ رفع ۹۔ نصب ۱۰۔ جر

جیسے: عُنْدِي رَجُلٌ عَالِمٌ. رَجُلَانِ عَالِمَانِ. رَجَالٌ عَالِمُونَ.
 امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ. امْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ. نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ.

دوسری قسم پانچ چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے:

۱۔ تعریف ۲۔ تنکیر ۳۔ رفع ۴۔ نصب ۵۔ جر

جیسے: جَاءَتْ نِسْوَةٌ عَالِمَةٌ اِبْنُهَا.

اس مثال میں عَالِمَةٌ اور امْرَأَةٌ کا اعراب تو ایک ہے، مگر چونکہ عَالِمَةٌ سے ابنہا کی حالت ظاہر ہوتی ہے اس لیے عَالِمَةٌ مذکر لایا گیا۔

۶۔ نکرہ کی صفت جملہ خبریہ سے بھی کر سکتے ہیں اور اس جملہ میں ضمیہ کا الٹا ضروری ہے جو نکرہ کی طرف لڑتی ہے، جیسے: جَاءَتْ نِسْوَةٌ اِبْنُهَا عَالِمَةٌ.

ترکیب ۱ جَاءَتْ نِسْوَةٌ رَجُلٌ عَالِمٌ: جَاءَتْ فعل، ”نون“ وقایہ کا، ”یا“ متکلم کی مفعول بہ، رَجُلٌ موصوف، عَالِمٌ صفت، موصوف صفت کے ساتھ مل کر فاعل ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۲ جَاءَتْ نِسْوَةٌ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ اِبْنُهَا: جَاءَتْ فعل، ”نون“ وقایہ کا، ”یا“ متکلم کی مفعول بہ، امْرَأَةٌ موصوف، عَالِمَةٌ اسم فاعل، اِبْنُ مضاف، ہا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا عَالِمٌ کا، عَالِمٌ اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوا، موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَتْ کا، جَاءَتْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۳ جَاءَتْ نِسْوَةٌ اِبْنُهَا عَالِمَةٌ: جَاءَتْ فعل، ”نون“ وقایہ کا، ”یا“ متکلم کی مفعول بہ، رَجُلٌ موصوف، اِبْنُ مضاف، ”ہ“ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، موصوف صفت مل کر

فَاعِل ہوا، جَاءَ فَعْل اپنے فاعِل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

رَأَيْتُ امْرَأَةً غَالِمَةً. مَرَرْتُ بِرَجُلٍ غَالِمَةٍ بَنْتُهُ.

جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ مَاتَ أَبُوهُ. حَرَّحَ مِنْ هَاهُنَا لِهَاهُنَا لِقَاءَهُ هَدِيَّةً

أَسْكُنُ فِي تِلْكَ الدَّارِ الْمَفْتُوحِ بِابْنِهَا.

۳۔ یہ وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت کو، یا شامل ہونے کو خوب ثابت کر دے کہ سننے والے کو کوئی شک باقی نہ رہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ کہ اس میں دوسرے زَيْدٌ نے جو تاکید ہے پہلے زَيْدٌ کی نسبت کو جو جَاءَ کی طرف ہو رہی ہے، خوب ثابت کر دیا کہ زَيْدٌ کے آنے میں کچھ شک نہیں رہا۔ اور جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اس میں كُلُّهُمْ جو تاکید ہے اس نے قوم کے شامل ہونے کو خوب ثابت کر دیا کہ ساری قوم آگئی، ایک بھی باقی نہ رہا۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی

۱۔ وہ ہے جس میں لفظ مکرر لایا جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ.

۲۔ تاکید معنوی: آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے:

نَفْسٌ	عَيْنٌ	كَلَامًا	كَلَامًا	كُلٌّ	أَجْمَعُ	أَكْتَعُ	أَبْصَعُ
--------	--------	----------	----------	-------	----------	----------	----------

۱۔ یہ دو لفظ واحد، تثنیہ، جمع تینوں کی تاکید کے لیے آتے ہیں بشرطیکہ

ان کے صیغوں اور ضمیروں کو بدل دیا جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ، جَاءَ

الزَّيْدَانِ أَنْفُسَهُمَا، جَاءَ الزَّيْدُونَ أَنْفُسَهُمْ.

عَيْنٌ کی مثال بھی اسی طرح سمجھ لو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ عَيْنُهُ.....

کلا تشنیہ مذکر اور کتاب تشنیہ مؤنث کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: جاء الرجلان کلاهما، جاءت المرأتان کلتاهما۔

کل، احصع یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں، جیسے: قرأت الكتاب كله، جاء القوم كلهم، اشتریت الفرس أجمعه، جاء الناس أجمعون۔

اکف، انصف، اصغ تابع ہوتے ہیں اجمع کے، یعنی بغیر اجمع کے نہیں آتے اور نہ اجمع پر مقدم آتے ہیں، جیسے: جاء القوم كلهم أجمعون اکتفون، ائتفون، ائصفون۔

رب جاء فعل، القوم مؤنکد، کل مضاف، هم مضاف الیه، مضاف مضاف الیه مل کرتا کید، اجمعون دوسری تاکید، مؤکد اپنی دونوں تاکیدوں سے مل کر فاعل ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب بیان کریں

سجد الملكة كلهم أجمعون۔ رائت الأمير نفسه۔

۳۔ بدل لغت میں عوض کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں براس تابع کو کہتے ہیں جو کہ نسبت سے خود ہی مقصود ہو، متبوع مقصود نہ ہو۔ بدل کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ بدل الک ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

بدل مل بدل اور مبدل منہ کا مصداق ایک ہو، جیسے: جاءني زيد أخوك، قرأت الكتاب روضة الأدب۔

بدل بعض بدل مبدل منہ کے مصداق کا جزو ہو، جیسے: ضرب زيد رأسه۔

بدل شتم بدل کا مبدل منہ کے ساتھ تعلق ہو، جیسے: سلب زيد ثوبه، سرق عمرو ماله۔

۱۔ جو غلطی کے بعد صحیح لفظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو، جیسے: اشتریتُ فرساً حماراً (میں نے گھوڑا خریدا، نہیں نہیں گدھا) جاء نبي زيد جعفر (آیا میرے پاس زید، نہیں نہیں جعفر)۔

۲۔ وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے، اور جو نسبت متبوع کی طرف ہو وہی تابع کی طرف ہو۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں، جیسے: جاء زيد وعمرو، تو جیسے جاء کی نسبت زيد کی طرف ہے، ایسے ہی حرف عطف کے واسطے سے عمرو کی طرف ہے۔

۳۔ ہر اس تابع کو کہتے ہیں جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کو واضح اور ظاہر کرے، اور وہ دونوں میں سے ایک مشہور نام ہوتا ہے، جیسے: جاء زيد أبو عمرو یعنی (زید آیا جو ابو عمرو کنیت سے مشہور ہے) تو یہاں أبو عمرو عطف بیان ہے، اور جاء أبو ظفر عبد اللہ، یعنی (ابو ظفر آیا جو عبد اللہ کے نام سے مشہور ہے) یہاں عبد اللہ عطف بیان ہے۔

۴۔ جاء نبي زيد أخوك: جاء فعل، "نون" وقایہ کا، "یا" متکلم کی مفعول ہے، زيد مبداً من، أخو مضاف، لك مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل، بدل مبداً من مل کر فاعل ہوا جاء کا، باقی ظاہر ہے۔

۵۔ ضرب زيد رأسه: ضرب فعل مجہول، زيد مبداً من، رأس مضاف، "ه" مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل ہوا، بدل مبداً من مل کر مفعول مالم یم قاعلہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

۶۔ اشتریتُ فرساً حماراً: اشتریتُ فعل بافاعل، فرساً مبداً من،

حَمَارًا بدل، بدل مبدل منزل کر مفعول بہ ہوا، اِشْتَرَيْتُ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ب۔ جَاءَ زَيْدٌ وَعُمَرُو: جَاءَ فعل، زَيْدٌ معطوف علیہ، ”واو“ حرف عطف، عُمَرُو معطوف، معطوف و معطوف علیہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ب۔ جَاءَ زَيْدٌ أَبُو عُمَرُو: جَاءَ فعل، زَيْدٌ متبوع، أَبُو مضاف، عُمَرُو مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر تابع عطف بیان ہوا، متبوع تابع مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب بیان کریں

قَامَ عُمَرُو أَبُوكَ.	قُطِعَ زَيْدٌ يَدُهُ.
سُرِقَ حَمِيْدٌ نَعَالُهُ.	بُعْتُ جَمَلًا فَرَسًا.
ذَهَبَ بَكْرٌ وَخَالِدٌ.	جَاءَ أَبُو الطَّفَرِ عَبْدُ اللَّهِ.

فصل (۱۸)

عوامل لفظی و معنوی

عوامل اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی۔

۱۔ وہ ہے جو ظاہر لفظوں میں موجود ہو، جیسے: عَلَى الْأَرْضِ میں عَلَى نے اَرْضٍ کو مجرور کر دیا، اور جَاءَ زَيْدٌ میں جَاءَ نے زَيْدٌ کو مضموم کر دیا۔
لفظی عامل کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ حروف ۲۔ اسما ۳۔ أفعال

فصل (۱۸)

حروفِ عاملہ در اسم

یعنی اسم پر عمل کرنے والے حروف، جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں۔ ان کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ حروف جر جو اسم کو زیر دیتے ہیں اور یہ سترہ ہیں۔

باء، تاؤ، کاف و لام و واو منذ و مذ، خلا
رُب، حاشا، من، عدا، فی، عن، علی، حتی، الی

مثالیں

مررتُ بزیّد.	تالّله لأفعلنَ کذا.
رَیْتُ کَالْأَسَدِ.	الْحَمْدُ لِلّٰهِ.
والله لأفعلنَ کذا.	زَیْدٌ فِی الدَّارِ.
سألتُهُ عَنْ أَمْرِ.	قام رَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ.
ما رَأَیْتُهُ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ.	جاء نِی الْقَوْمِ خِلا زَیْدِ.
رُبَّ عَالَمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِهِ.	جاء نِی الْقَوْمِ حاشا زَیْدِ.
جاء نِی الْقَوْمِ عدا زَیْدِ.	سَرْتُ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى الْمَدِیْنَةِ.
اکلْتُ السَّمْکَةَ حَتّٰی رَأْسُهَا.	ما جاء نِی زَیْدٌ مُذْ خَمْسَةِ أَیَّامٍ.

۲۔ حروف مشبہ بالعل جو اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، اور یہ چھ ہیں۔

إِنَّ اور اَنَّ، کَأَنَّ، لَیْتُ، لَکِنَّ، لَعَلَّ
اسم کے نائب ہیں اور رافع خبر کے دائم

مثالیں

إِنَّ زَيْدًا قَاتِمٌ. بَلَّغْنِي أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ.
كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ. غَابَ زَيْدٌ وَلَكِنْ بَكْرًا حَاضِرٌ.
لَيْتَ زَيْدًا قَاتِمٌ. لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي.

۳۔ م و لا۔ جو عمل کرنے میں لیس کے مشابہ ہیں۔

مَا و لا کا ہے عمل إِنَّ و أَنَّ کے خلاف
اسم کے رافع ہیں یہ ناصب خبر کے ہیں سدا

مثالیں

مَا زَيْدٌ قَاتِمًا. لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا.

۴۔ لے نی جانے اس لا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع، جیسے:

لَا غَلَامٌ رَجُلٌ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ.

اور اگر اسم نکرہ مفرد ہو تو فتح پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ، اور اگر بعد لا کے معرف ہو تو دوسرے معرف کے ساتھ لا کو دوبارہ لانا ضروری ہوگا، اور لا کچھ عمل نہ کرے گا، اور معرف مبتدا کی حیثیت سے مرفوع ہوگا، جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عُمَرُو، لَا خَالِدٌ هَهُنَا وَلَا سَعِيدٌ.

اور اس کو یوں سمجھو کہ جب دو معرفوں کا کسی جگہ نہ ہونا بتایا جائے تو اس ترکیب کے ساتھ بتائیں کہ لا دوبارہ ہر معرف کے شروع میں لائیں، اور معرفوں کو رفع کے ساتھ پڑھیں۔

اور اگر دو نکرہوں کا نہ ہونا ظاہر کریں تو دونوں کو پانچ طرح کہہ سکتے ہیں:

۱ لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ ۲ لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ

۳۔ لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ : لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ

۵۔ لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ

۵۔ حرف ندا جو منادی مضاف کو نصب کرتے ہیں، اور یہ پانچ ہیں۔ یا، ایا، ہیا، ائی، اء، جیسے: يَا عَبْدَ اللَّهِ.

”اُئی اور اء“ نزدیک کے لیے، اور ”ایا و ہیا“ دور کے لیے، اور ”یا“ عام ہے۔

۶۔ و بمعنی مع، جیسے: اسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشْبَةُ.

۷۔ الا حرف استثنا، جیسے: حَاءَ الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدًا.

فصل (۱۹)

حروف عاملہ در فعل مضارع

یعنی مضارع پر عمل کرنے والے حروف، فعل مضارع میں جو حروف عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ ناصب ۲۔ جازم

حروف ناصب یہ ہیں:

اُن و لن پھر کئی اِذْن ہیں یہ حروف ناصب کرتے ہیں منصوب مستقبل کو بے روئے و ریا

مثالیں

- ۱۔ اُرِيْدُ اَنْ تَقُوْمَ، اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے، یعنی اُرِيْدُ قِيَامَكَ، اس لیے اس کو اَنْ مصدر یہ کہتے ہیں۔
- ۲۔ لَنْ يَذْهَبَ عُمْرُو، لَنْ تاکید نفی کے لیے آتا ہے۔
- ۳۔ کئی جیسے: اُسَلِّمْتُ کئی اَدْخَلَ الْجَنَّةَ.
- ۴۔ اِذْنُ اَشْكُرْكَ، اُس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے: اَنَا اَعْطَيْتُكَ دِيْنَارًا.

فہمہ: اُن چھ حروف کے بعد مقدم ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب کرتا ہے:

۱۔ حسی جیسے: مَرَرْتُ حَتَّى اَدْخَلَ الْبَلَدَ.

۲۔ مہمہ جیسے: مَا كَانَ لَنْدَ لِبَعْدِ سِيْمِهِ.

۳ جو اِلٰی اُن، یا اِلَّا اُن کے معنی میں ہو، جیسے: لَا لَزْمَكَ اَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (اُی اِلٰی اُن تُعْطِيَنِي حَقِّي)۔

۴۔۔۔ اور یہ اُس ”واو“ کو کہتے ہیں کہ جو چیز معطوف علیہ پر داخل ہو وہ اس ”واو“ کے مدخول پر داخل نہ ہو سکے، جیسا کہ اس شعر میں ے

لَا تَنْه عَنْ خُلُوٍ وَتَأْتِي مَثْلَهُ
عَارٌ عَلَيْكَ اِذَا فَعَلْتَ عَظِيْمٌ

پس اس شعر میں ”واو صرف“ کا مدخول تَأْتِي مَثْلَهُ ہے، اس پر لَا تَنْه کی لا داخل نہیں ہو سکتی، معنی شعر کے یہ ہیں کہ جس بڑے کام کو تو کرتا ہے اس سے دوسروں کو مت روک، کیونکہ اگر تو ایسا کرے گا تو یہ بڑے شرم کی بات ہوگی۔

۵۔۔۔۔۔ جیسے: اَسْلَمْتُ لِادْخُلِ الْجَنَّةَ۔

۶ جو چھ چیز کے جواب میں ہو: امر، نہی، نفی، استفہام، تمثی، عرض۔

جیسے: زُرْنِي فَأُكْرِمَكَ۔

جیسے: لَا تَسْتَمْنِي فَأُهِينَكَ۔

جیسے: مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثْنَا۔

جیسے: اَيْنَ بَيْتِكَ فَأَرْوِرَكَ۔

جیسے: لَيْتَ لِي مَالًا فَأَنْفِقَ مِنْهُ۔

جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبُ خَيْرًا۔

حروف جازمہ پانچ ہیں ے

اِنْ وَلَمْ، لَمَّا و لام امر و لائے نہی بھی

فعل کو کرتا ہے جزم ان میں سے ہر اک بے دغا

مثالیں

لَمْ يَنْصُرْ لَمَّا يَنْصُرْ لِيَنْصُرْ لَا يَنْصُرْ إِنْ تَنْصُرْ أَنْصُرْ.

اِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: اِنْ تَضْرِبْ اُضْرِبْ۔ جملہ اول کو شرط اور جملہ دوم کو جزا کہتے ہیں۔ اور یہ اِنْ مستقبل کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر آئے، جیسے: اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ.

فائدہ ۱ اگر شرط کو جزا جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعا ہو تو ”فا“ جزا میں لانا ضروری ہوگا، جیسے: اِنْ تَأْتِنِي فَأَنْتَ مُكْرَمٌ. اِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرَمُهُ.

اِنْ اَتَاكَ عَمْرُو فَلَا تُهِنَّهُ. اِنْ اُكْرِمْتَنِي فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا.

فائدہ ۲ جب ماضی دعا کے موقع پر آئے، یا اس پر حرف شرط، یا اسم موصول داخل ہو تو مستقبل کے معنی میں ہو جائے گا۔

فصل (۲۰) عمل افعال

جاننا چاہیے کہ کوئی فعل ایسا نہیں جو عمل نہ کرتا ہو، اور عمل کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے: ۱۔ معروف ۲۔ مجہول

پھر فعل معروف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لازم ۲۔ متعدی۔

فصل ۱۰۰ خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع کرتا ہے، جیسے: قام زید، ضرب عمرو۔ اور فعل متعدی چھ اسم کو نصب کرتا ہے، اور وہ چھ اسم یہ ہیں: مفعول مطلق ۲۔ مفعول فیہ ۳۔ مفعول معہ ۴۔ مفعول لہ ۵۔ حال ۶۔ تمیز، ان کا بیان منصوبات میں گزر چکا ہے۔

فصل ۱۰۱ بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع کرتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب، جیسے: ضرب زید، یوم الجمعة امام الأمير ضرباً شديداً في داره تأديناً۔ فعل مجہول کو فعل مالم یسم فاعله اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یسم فاعله کہتے ہیں۔

فعل متعدی

متعدی ایک مفعول والا، جیسے: ضرب زید عمرواً۔

۲۔ متعدی دو مفعول والا، جس میں ایک مفعول کا ذکر کرنا جائز ہے، جیسے أعطی، اور جو اس کے ہم معنی ہو، جیسے: أعطيت زيدا درهما، یہاں أعطيت زيدا بھی جائز ہے۔

فعل متعدی مفعول بہ بھی نصب کرتا ہے۔ ۲۔ متعدی ایک مفعول کے ذکر پر اتنا رہتا بھی جائز ہے۔

۳۔ متعدی دو مفعول والا جس میں ایک مفعول لانا جائز نہیں ہے، اور یہ افعال قلوب ہیں۔

ہیں رَأَيْتُ اور وَجَدْتُ اور عَلِمْتُ اور زَعَمْتُ
پھر حَسِبْتُ اور خَلْتُ اور ظَنَنْتُ بے خطا
تین پہلے ہیں یقین کے واسطے تو کر یقین
اور تین آخر کے ہیں شک کے لیے بے شک دلا
درمیاں شک اور یقین کے ہے جو فعل مشترک
ہے زَعَمْتُ درمیاں چھ کے جو بے اوپر لکھا

مثالیں

رَأَيْتُ سَعِيدًا ذَاهِبًا. وَحَدَّثْتُ رَشِيدًا غَالِمًا.
عَلِمْتُ عَمْرُوًا أَمِينًا. زَعَمْتُ اللَّهُ غَفُورًا. (برائے یقین)
زَعَمْتُ الشَّيْطَانُ شَكُورًا. (برائے شک) حَسِبْتُ زَيْدًا فَاضِلًا.
خَلْتُ خَالِدًا قَائِمًا. ظَنَنْتُ بَكْرًا نَائِمًا.
۱۔ متعدی تین مفعول والا، اور وہ یہ ہیں: أَعْلَمُ، أَرَى، أُنَبِّئُ، أَخْبِرُ، خَبَّرَ، نَبَّأُ، حَدَّثَ، جیسے: أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرُوًا فَاضِلًا، أَرَيْتُ عَمْرُوًا خَالِدًا نَائِمًا، یہ سب مفعولات مفعول یہ ہیں۔

افعال ناقصہ یہ افعال (باوجود لازم ہونے کے) تنہا فاعل سے تمام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں، اسی وجہ سے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ جملہ اسمیہ میں

۱۔ بلکہ ایک مفعول کے ساتھ دوسرے کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

مُسند الیہ کو رفع اور مُسند کو نصب کرتے ہیں، اور ان کی تعداد تیرہ ہے۔

كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسَى وَأُضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ
مَا بَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ ہے اور مَا فَتَى
ایسے ہی مَا زَالَ پھر افعال نکلیں ان سے جو
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

مثالیں

كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا.	صَارَ الطَّيْنُ خَرْفًا.
أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا.	أُضْحَى زَيْدٌ حَاكِمًا.
أَمْسَى عُمَرُو قَائِمًا.	ظَلَّ بُكْرٌ كَاتِبًا.
بَاتَ خَالِدٌ نَائِمًا.	اجْلَسَ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا.
مَا بَرِحَ خَالِدٌ صَائِمًا.	مَا انْفَكَّ وَحِيدٌ عَاقِلًا.
مَا فَتَى سَعِيدٌ فَاضِلًا.	مَا زَالَ بُكْرٌ غَالِمًا.
لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا.	

افعال مقاربتہ:

ہیں جو افعال مقارب مثل ناقص ان کو جان
چار ہیں وہ: أَوْشَكَ، كَادَ، كَرِبَ دیگر غُشِيَ
رفع دیتے اسم کو ہیں اور خبر کو وہ نصب
ہے یہی ان کا عمل تو کر نہ شک اس میں ذرا

مثالیں

عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ. عَسَتْ الْمَرْأَةُ أَنْ تَقُومَ.
 كَادَ عَمْرُو يَذْهَبُ. كَرَبَ خَالِدٌ يَجْلِسُ.
 أَوْشَكَ بُكَرٌ أَنْ يَجِيءَ.

افعال مدح و ذم:

چار فعل مدح و ذم ہیں رافع اسمائے جنس
 اور ہیں وہ: بِنَسْ، سَاءَ، نَعَمْ، چوتھا حَبْذَا
 بِنَسْ، سَاءَ ہیں برائے ذم، بچوان سے مدام
 تاکہ دنیا اور عقبی میں تمہارا ہو بھلا
 ہیں برائے مدح نَعَمْ، حَبْذَا اے جانِ من!
 پس کرو تم فعل قابل مدح کے صبح و مسا

مثالیں

بِنَسَ الرَّجُلُ عَمْرُو. سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدُ.
 نَعَمْ الرَّجُلُ عَمْرُو. حَبْذَا زَيْدُ.

و... جو کچھ ان افعال کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم
 کہتے ہیں، شرط یہ ہے کہ فاعل معرف باللام ہو، جیسے: نَعَمْ الرَّجُلُ عَمْرُو، یا معرف
 باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: نَعَمْ صَاحِبُ الْعِلْمِ بُكَرُ، یا فاعل ضمیر مستتر ہو جس کی
 تمیز نکرہ منصوبہ ہو، جیسے: نَعَمْ رَجُلًا زَيْدُ، اس مثال میں نَعَمْ کا فاعل ”هُوَ“ نَعَمْ میں
 مستتر ہے، اور رَجُلًا منصوب تمیز ہے کیونکہ ”هُوَ“ مبہم ہے۔

حَبَّذَا زَيْدٌ میں حَبَّ فعل مدح ہے، اور ذَا اُس کا فاعل ہے، اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح، اسی طرح بَشَّرَ الرَّجُلُ غَمْرُو اور سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ۔

افعال تہب کے دو صیغے ہر ثلاثی مجرد سے آتے ہیں:

۱۔ مَا أَفْعَلُ جیسے: مَا أَحْسَنُ زَيْدًا! تقدیر اس کی یہ ہے: أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنُ زَيْدًا؟ ما بمعنی أَيُّ شَيْءٍ محل رفع میں مبتدا ہے، اور أَحْسَنُ محل رفع میں خبر ہے، اور فاعل أَحْسَنُ کا ہو اس میں مستتر ہے اور زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

۲۔ اس کی یوں ہے کہ مَا مبتدا، أَحْسَنُ فعل، اس میں ضمیر ہو وہ اس کا فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

۳۔ أَفْعَلُ بہ جیسے: أَحْسَنُ بَزِيدًا، أَحْسَنُ صیغہ امر ہے بمعنی فعل ماضی، تقدیر اس کی یہ ہے: أَحْسَنُ زَيْدًا، یعنی صار ذَا حُسْنٍ، اور ”بَا“ زائد ہے۔

فصل (۲۱)

اسمائے عاملہ

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔ تہیہ بمعنی اِن، اپنے مضارع کو جزم دیتے ہیں اور وہ تو ہیں۔

فعل کے نو اسم جازم ہیں یہ سن لو اے عزیز!

پانچ ان میں سے ہیں مَنْ، مَهْمَا، مَتْنِ، اِذْ مَا و مَا

پھر چھٹا اُنّی کو جانو، ساتواں ہے حَيْثُمَا

آٹھواں اُنّی کو سمجھو، اور نواں ہے اَيْنَمَا

مثالیں

مَنْ يُكْرِمُنِي أَكْرِمُهُ.

مَهْمَا تَقْعُدُ أَقْعُدُ.

مَتْنِ تَذْهَبُ أَذْهَبُ.

اِذْ مَا تُسَافِرُ أُسَافِرُ.

مَا تُشْتَرِ أَشْتَرِ.

أَيُّهُمْ يَضْرِبُنِي أَضْرِبُهُ.

حَيْثُمَا تَقْعُدُ أَقْعُدُ.

أَنّی تَكْتُبُ أَكْتُبُ.

أَيْنَمَا تَقْصُدُ أَقْصُدُ.

۲۔ اسمائے افعال: اور وہ تو ہیں۔

تو ہیں بس اسمائے افعال ان میں رافع تین ہیں

دو ہیں ہيْهَاتَ اور شَتَانْ تیسرا سَرُعَانَ ہوا

چھ ہیں ناصب ذُوْنَكَ، بَلْءُ، عَلَيْكَ، حَيْهَلْ

پھر رُوَيْدَ اور هَا کو یاد رکھ اے باوقا!

مثالیں

هَيْهَاتَ زَيْدٌ. شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو. سُرْعَانَ عَمْرٌو.

یہ تینوں ماضی کے معنی میں آتے ہیں اور اس کو بوجہِ فاعلیت رفع کرتے ہیں۔

ذُوْنَكَ عَمْرُوًا. بَلِّغْ سَعِيْدًا. عَلَيْكَ بَكْرًا.

حَيْهَلِ الصَّلَاةِ. رُوَيْدُ زَيْدًا. هَا خَالِدًا.

یہ چھ اسم امر حاضر کے معنی میں آتے ہیں اور اسم کو بوجہِ مفعولیت نصب کرتے ہیں۔

۳۔ ا م ف ۳ یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے، یعنی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا

ہے، دو شرطوں کے ساتھ: یہ کہ اسم فاعل معنی میں حال یا استقبال کے ہو، ۱۱۔

یہ کہ اس سے پہلے یہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوهُ، زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوهُ عَمْرُوًا.

یا ۱۱۔ ہو، جیسے: مَرُوْثٌ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوهُ بَكْرًا.

یا ۱۱۔ ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَائِمُ اَبُوهُ، جَاءَنِي الضَّارِبُ اَبُوهُ عَمْرُوًا.

یا ۱۱۔ ہو، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا.

یا ۱۱۔ ہو، جیسے: اَضَارِبُ زَيْدٌ عَمْرُوًا.

یا ۱۱۔ ہو، جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ.

وہی عمل جو قَام یا ضَرَب کرتا تھا قائم یا ضارب کرتا ہے۔

۴۔ م م م م م یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی مفعول مالم یسم فاعلہ کو رفع دیتا ہے، اور

اس کے عمل کی بھی دو شرطیں ہیں:

۱۱۔ یہ کہ معنی میں حال یا استقبال کے ہو۔

۱۱۔ یہ کہ اس سے پہلے مبتدا وغیرہ میں سے کوئی ہو۔

جیسے: زَيْدٌ مَضْرُوبٌ أَبُوهُ، وَعَمْرُو مُعْطَى غَلَامُهُ دَرَهْمًا، بَكْرٌ مَعْلُومٌ ابْنُهُ فَاضِلًا، وَخَالِدٌ مُخْبِرٌ ابْنُهُ عَمْرُوًا فَاضِلًا، وَی عمل جو ضَرْب، أُعْطِيَ، عَلِمَ، أَخْبَرَ کرتے تھے مَضْرُوبٌ، مُعْطَى، مَعْلُومٌ، مُخْبِرٌ کرتے ہیں۔

۵۔ **حسنت مشابہ**۔ یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتی ہے بشرط مذکور، جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ غَلَامُهُ، وَی عمل جو حَسَنٌ کرتا تھا حَسَنٌ کرتا ہے۔

۶۔ **اسم تفضیل**۔ اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:

۱۔ مِنْ کے ساتھ، جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرُو۔

۲۔ ال کے ساتھ، جیسے: جَاءَ نِي زَيْدٌ الْأَفْضَلُ۔

۳۔ اضافت کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

اسم تفضیل کا عمل اس کے فاعل میں ہوتا ہے، اور وہ ضمیر ہو رہے جو اس میں مستتر ہے۔

۷۔ **مصدر**۔ بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، جیسے: أَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرُوًا۔

۸۔ **اسم مضاف**۔ یہ مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے، جیسے: جَاءَ نِي غَلَامٌ زَيْدٍ يَهَاءُ "ل" حقیقت میں مقدر ہے، کیونکہ تقدیر اس کی یہ ہے: غَلَامٌ لَزَيْدٍ۔

۹۔ **اسم تام**۔ تمیز کو نصب کرتا ہے اور اسم کا تام ہونا یا توین سے ہوتا ہے، جیسے: مَا فِي السَّمَاءِ قَدَرُ رَاحَةِ سَحَابًا۔

یا تَدْرِیَ تَوْنِی، جیسے: عِنْدِي أَحَدُ عَشَرَ رَجُلًا، زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا۔

یا نَوْنِی، جیسے: عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرَّاءِ۔

یا مَشَابَهُنَّ، جیسے: عِنْدِي عِشْرُونَ دَرَهْمًا۔

۱۰۔ اسمائے کنایہ: کَمٌ، كَذَا۔

کَم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ استفہامیہ ۲۔ خبریہ

۱۔ استفہامیہ: تمیز کو نصب کرتا ہے اور کذا بھی، جیسے: کَم رَجُلًا عِنْدَكَ؟ وَعِنْدِي كَذَا دِرْهَمًا۔

۲۔ خبریہ: تمیز کو جردیتا ہے، جیسے: کَم مَالٍ أَنْفَقْتُ؟ وَكَم دَارٍ بَنَيْتُ؟ اور کبھی مِنْ جازہ کَم خبریہ کی تیسر پر آتا ہے، جیسے قرآن مجید میں آتا ہے: کَم مَلِكٍ فِي السَّمَوَاتِ

فصل (۲۲)

عوامل کی دوسری قسم معنوی

۲۰۔ مَعْنَوِيَّ مَعْنٰی وہ ہے جو ظاہری لفظوں میں موجود نہ ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مَعْنَوِيَّ مَعْنٰی خَالِی ہونا اسم کا عوامل لفظی سے۔ مبتدا کو رفع کرتا ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔ اس میں زَيْدٌ مبتدا ہے جو ابتدا سے مرفوع ہے، اور قَائِمٌ خبر بھی ابتدا سے مرفوع ہے، گویا دونوں مبتدا خبر میں ابتدا ہی عامل ہے۔

۲۔ مَعْنَوِيَّ مَعْنٰی دُوْنِ مَعْنٰی اور ہیں: یہ تو یہ کہ ابتدا تو مبتدا میں عمل کرتی ہے اور مبتدا خبر میں، یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عمل کرتا ہے، یعنی مبتدا خبر میں اور خبر مبتدا میں۔

۲۱۔ مَعْنَوِيَّ مَعْنٰی مَعْنٰی میں ناصب و جازم کا نہ ہونا فعل مضارع کو رفع کرتا ہے، جیسے: يَضْرِبُ زَيْدٌ، یہاں يَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ ناصب و جازم سے خالی ہے۔

فصل (۲۳)

حروف غیر عاملہ

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں:

۱۔ **حروف تنبیہ** اَلَا، اَمَّا، هَا یہ حروف جملہ پر آتے ہیں مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لیے، جیسے: اَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ، اَمَّا عُمَرُو نَائِمٌ، هَا اَنَا حَاضِرٌ۔

۲۔ **حروف ایجاب** نَعَمْ، بَلَى، اَجَلٌ، اَيُّ، جَوْرٌ اور اِنَّ یہ حروف تصدیق بھی کہلاتے ہیں۔

نعم پہلی بات کی تصدیق کرتا ہے، خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں، جیسے کوئی کہے: مَا جَاءَ زَيْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: نَعَمْ، یعنی مَا جَاءَ زَيْدٌ۔ ایسے ہی جب کہا جائے: ذَهَبَ عُمَرُو تو اس کے جواب میں کہا جائے: نَعَمْ، یعنی ذَهَبَ عُمَرُو۔

بلی منفی کے اثبات کے لیے آتا ہے، جیسے: لَسْتُ بِرَسُولٍ فَاِلَهِ اِلاّ اِلٰہی یعنی بَلٰی اَنْتَ رَبُّنَا۔

ای مثل نَعَمْ کے ہے، لیکن اتنا فرق ہے کہ استفہام کے بعد قسم کیساتھ آتا ہے، جیسے کوئی کہے: اَقَامَ زَيْدٌ؟ اس کے جواب میں کہا جائے: اَيُّ وَاللّٰہِ! (ہاں! اللہ کی قسم)۔ **احل حصر** بھی مثل نَعَمْ کے ہیں، لیکن ان کے ساتھ قسم ضروری نہیں۔ ان بھی ایسا ہی ہے، لیکن اس کا استعمال کم آتا ہے۔

۳۔ **حروف تفسیر** حروف تفسیر دو ہیں: اَيُّ اور اَنْ، جیسے: جَاءَ بَنِي زَيْدٌ (اَيُّ اَبُوکَ)

اور قرآن مجید میں ہے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** یعنی نادیناہ بلفظ ہو قولنا یا ابرہیم۔

۴۔ **حرف مصدریہ** حروف مصدریہ تین ہیں: ما، اُن اور اُن۔

ما اور اُن فعل کو مصدر کے معنی میں بدل دیتے ہیں، جیسے: **مَا أَفْعَلُ عَلَيْهِ**

أَلَا رَحْمَةٌ لِّلرَّحِیْمِ اُنی برحیہا، وأعجبنی اُن ضربت (اُنی ضربتک)۔

۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: **بَلَّغْنِیْ اَنْ زَیْدًا نَّانَمَ** (اُنی نومہ)۔

۵۔ **حرف تخیض** حروف تخیض چار ہیں: اَلَا، هَلَّا، لَوْ مَا اور لَوْلَا۔

یہ حروف اگر مضارع پر آئیں تو ابھارنا اور رغبت دلانا مقصود ہوگا، جیسے: **هَلَّا نَضَلَّیْ؟** (تم کیوں نماز نہیں پڑھتے؟) اور اسی لیے ان کو حروف تخیض کہتے ہیں، کیونکہ تخیض کے معنی ہیں ابھارنا اور رغبت دلانا، خوب سمجھ لو۔

اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو ان سے مخاطب کو ندامت دلانا مقصود ہوتا ہے، جیسے: **هَلَّا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ؟** (تم نے عصر کی نماز کیوں نہیں پڑھی؟) اسی لیے ان کو ”حروف تہذیم“ بھی کہتے ہیں۔

۶۔ **حرف تکی** حرف تکی قَدْ ہے، یہ حرف ماضی پر داخل ہو کر ماضی قریب کے معنی

دیتا ہے اور اس کا ترجمہ ”بے شک“ کیا جاتا ہے، اور مضارع پر داخل ہو کر تقلیل کے معنی

دیتا ہے اور اس کا ترجمہ ”کبھی“ کرتے ہیں، جیسے: **قَدْ جَاءَ زَیْدٌ** (زید آیا ہے، یا بے

شک زید آیا ہے) اور **قَدْ یَجِیْءُ زَیْدٌ** (زید کبھی آتا ہے) اور کبھی مضارع میں بھی بے

شک کے معنی دیتا ہے، جیسے: **قَدْ عَلِمَ** (بے شک اللہ جانتا ہے)۔

۱۔ حرف تانیہ م حروف استفہام تین ہیں: ما، اُ اور هل۔

یہ تینوں جملہ کے شروع میں آتے ہیں، جیسے: مَا اسْمُكَ؟ اَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ؟

۸۔ ف حرف رذع ہے جو کہ اکثر انکار و منع کے لیے آتا ہے، جیسے کوئی کہے: كَفَرُ زَيْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: كَلَّا (ہرگز نہیں)۔

اور كَلَّا حَقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: كَلَّا مَا فَعَلَ (بے شک قریب ہے کہ تم جانو گے)۔

۹۔ تانیہ ن اور یہ کئی طرح کی ہوتی ہے، جن میں سے دو یہ ہیں:

۱۔ تَمَكَّنْ جیسے: زَيْدٌ ۲۔ عَوْضْ جیسے: يَوْمَئِذٍ۔

يَوْمَ کو اِذْ كَانَ كَذَا کے عوض بولا جاتا ہے، اور جِئْتُكَ کو حِينَ اِذْ كَانَ كَذَا کی جگہ بولتے ہیں۔

۱۰۔ تانیہ ت جیسے: اضْرِبْ، اضْرِبْ۔

۱۱۔ مَمْنَعٌ تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

۱۲۔ حرف زیادت آٹھ ہیں: اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، لَکَ، بَ، لَ۔

مثالیں

مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ۔	مَا جَاءَنِي زَيْدٌ وَلَا عَمْرٌو۔
اِذَا مَا تَخْرُجُ اُخْرَجُ۔	مَا جَاءَنِي مِنْ اَحَدٍ۔
مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ۔	هَرْدَفَ لَكُمْ۔

۱۳۔ حروف شرط: اَمَّا، لَوْ ہیں۔

اما تفسیر کے لیے آتا ہے اور ”فَا“ اُس کے جواب میں لانا ضروری ہے، كَقَوْلِهِ

تَعَالٰی: ﴿فَسَيَكُونُ سَعْدًا لِّمَنْ لَّدُنْ سَعْدٌ فَنَفِي النَّارِ﴾

وَإِنَّمَا الَّذِينَ سَعَدُوا فِي الْجَنَّةِ

لو دوسرے جملہ کی نفی ظاہر کرتا ہے پہلے جملہ کی نفی ہونے کے سبب سے، جیسے قرآن

مجید میں ہے: لَوْ كَانَ فِتْنَةً لَّهُمَا لَا لَدُنَّ فَسَادٌ اگر آسمان و زمین میں

کئی خدا ماسوائے اللہ کے ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے۔ (مگر چونکہ کئی خدا نہیں

اس لیے تباہ نہیں ہوئے)۔

۱۴۔ لَوْلَا۔ یہ دوسری بات کی نفی کرتا ہے، پہلی بات ہونے کے سبب سے، جیسے: لَوْلَا

زَيْدٌ لَهْلَكَ عَمْرٌو اگر زید نہ ہوتا تو عمرو ہلاک ہوتا۔ (مگر زید تھا اس لیے عمرو ہلاک

نہیں ہوا)۔

۱۵۔ مَا: بمعنی مَا دَامَ، جیسے: أَقُومُ مَا جَلَسَ الْأَمِيرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک

امیر بیٹھے)۔

۱۶۔ حروف عطف: وَ، فِ، ثُمَّ، حَتَّى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا،

بَلْ اور لَكِنْ۔

پادداشت

یادداشت

مكتبة البشير

المطبوعة

ملونة كرتون مقوي

السراجي	شرح عقود رسم المفتي
الفوز الكبير	متن العقيدة الطحاوية
تلخيص المفتاح	المراقبة
دروس البلاغة	زاد الطالبين
الكافية	عوامل النحو
تعليم المتعلم	هداية النحو
مبادئ الأصول	إيساغوجي
مبادئ الفلسفة	شرح مائة عامل
هداية الحكمة	المعلقات السبع

هداية النحو (مع الخلاصة والمارين)

متن الكافي مع مختصر الشافي

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة / كرتون مقوي

الجامع للترمذي	الصحيح للبخاري
التسهيل الضروري	شرح الجامي

ملونة مجلدة

(٧ مجلدات)	الصحيح لمسلم
(مجلدين)	الموطأ للإمام محمد
(٣ مجلدات)	الموطأ للإمام مالك
(٨ مجلدات)	الهداية
(٤ مجلدات)	مشكاة المصابيح
(٣ مجلدات)	تفسير الجلالين
(مجلدين)	مختصر المعاني
(مجلدين)	نور الأنوار
(٣ مجلدات)	كنز الدقائق
تفسير البيضاوي	التبيان في علوم القرآن
الحسامي	المسند للإمام الأعظم
شرح العقائد	الهدية السعيدة
القطبي	أصول الشاشي
نقحة العرب	تيسير مصطلح الحديث
مختصر القدوري	شرح التهذيب
نور الإيضاح	تعريب علم الصيغة
ديوان الحماسة	البلاغة الواضحة
المقامات الحريرية	ديوان المتنبي
آثار السنن	النحو الواضح (الإحصائية، الثانوية)
شرح نخبة الفكر	رياض الصالحين (مجلدة غير ملونة)

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)
 Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
 Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
 Al-Hizb-ul-Azam (Large) (H. Binding)
 Al-Hizb-ul-Azam (Small) (Card Cover)
 Secret of Salah

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)
 Fazail-e-Aamal (German)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizb-ul-Azam (French) (Coloured)

مکتبہ التبلیغی

طبع شدہ

تکلیف مجلد

تفسیر عثمانی (۲ جلد)	معلم الحجاج	فصول اکبری	کریمہ
خطبات الاحکام لمجعات العام	فضائل حج	میزان و منشعب	پندنامہ
الحزب الاعظم (میں کی ترتیب پر مکتل)	تعلیم الاسلام (مکتل)	نماز مدلل	پنج سورۃ
الحزب الاعظم (نفل کی ترتیب پر مکتل)	محسن حصین	نورانی قاعدہ (چھوٹا/ بڑا)	سورۃ یس
لسان القرآن (اول، دوم، سوم)		بغدادی قاعدہ (چھوٹا/ بڑا)	علم پارہ درسی
فضائل نبوی شرح شمائل ترمذی		رحمانی قاعدہ (چھوٹا/ بڑا)	آسان نماز
بہشتی زیور (نیم جلد)		تیسیر المبتدی	نماز منقح
		منزل	مسنون و عامیں

تکلیف کارڈ گور

حیاء المسلمین	آداب معاشرت	سیرت سید الکونین علیہ السلام	امت مسلمہ کی مائیں
تعلیم الدین	زاد السعید	رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں	فضائل امت محمدیہ
خیر الاصول فی حدیث الرسول	جزاء الاعمال	حیلے اور بہانے	علیم مکتب
الحجامة (پچھنا لگانا) (چھ ایڈیشن)	روضۃ الادب	اکرام المسلمین مع حقوق العباد کی فکر کیجیے	

کارڈ گور / مجلد

اکرام مسلم	فضائل اعمال
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	مفتخ احادیث

زیر طبع

علم الصرف (اولین، آخرین)	تاریخ اسلام	علامات قیامت	فضائل درود شریف
تسہیل المبتدی	بہشتی گوہر	حیاء الصحابہ	فضائل صدقات
جوامع الکلم مع چہل اومیہ مسنونہ	فوائد مکہ	جواہر الہدیث	آئینہ نماز
عربی کا معلم (اول، دوم، سوم، چارم)	علم اخو	بہشتی زیور (مکتل، مدلل)	فضائل علم
عربی صفوۃ المصادر	جمال القرآن	تبلیغ دین	القی الخاتم علیہ السلام
صرف میر	نحو میر	اسلامی سیاست مع مکتلہ	بیان القرآن (مکتل)
تیسیر الایوب	تعلیم العقائد	کلید جدید عربی کا معلم	مکتل قرآن حافظی ۱۵ سطری
نام حق	سیر الصحابیات	(حق سوال تا چہارم)	